یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ اعنی باذن اللہ

الحمد للہ

کہ دریں ایام حمید و زمان سعید از فضل رسول مجید

مجموعہ دیوان اول و ثانی مشتمل بر مناقب علیہ و کرامات جلیہ افضل اولیائے

امجاد سلطان اقطاب و افراد غوث الثقلین قطب الکونین محبوب سبحانی شیخنا و مرشدنا سیدنا

محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و صلی اللہ علی جدہ الاکرم و علیہ و بارک و سلم

مسمّے بنام تاریخی

بہارستان منقبت

١٣١١

از کلام کثیر النظام مقبول درگاہ یزدانی واقف اسرار عرفانی سیدی و مرشدی حضرت مولانا شاہ

عبد القادر صاحب قادری بدایونی دامت برکاتہم العلیہ ہر دو دیوان شریف سابقاً علیحدہ علیحدہ طبع

شدہ بودند حالا از تقاضائے شائقین و طلب طالبین ہر دو را یکجا نمودہ مجموعہ را نام تاریخی نہادہ

باہتمام خاکسار حقیر عزیز احمد خان قادری بدایونی عفی اللہ ذنوبہ کہ از یک کمینہ درگاہ بندگان عالیشان

بارگاہ آنجناب ... بحضور ... از شرف

منقبت خوانی ... سرفراز

۱۲۹۹ھ

دیوان منقبت سید الافراد جناب محبوب سبحانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترا کیا وصف ہو مجھسے ادا محبوب سبحانی
ترے تابع ہیں سارے اولیا محبوب سبحانی

خدا نے معجزات احمدیکا آپ کو مظہر
کیا از ابتدا تا انتہا محبوب سبحانی

تحیر میں رہی سب گودسی دایہ کے طفلی میں
زمیں سے تا سما جب تو اوڑا محبوب سبحانی

ترا فرمان عالبستان نافذ ہے زمانہ میں
سزا پائی کیا جسنے ابا محبوب سبحانی

زمیں پر گر پڑا تہا دین رخ ضعف کے باعث
تمہاری دستگیری سے اٹہا محبوب سبحانی

ترے دربار میں آیا ہوں میں بہی ملتجی ہو کر
خدارا سن لے میری التجا محبوب سبحانی

تصرف کا علی الاطلاق تمنے مرتبہ پایا
مسخر سب جہان ہے آپکا محبوب سبحانی

مدد کرنا مری دنیا و قبر و حشر میں ہر جا
ترا ہے مجکو ہر دم آسرا محبوب سبحانی

نکلتا عقل کا غواص کیونکر غوطہ کہ سر جا
تمہارے فیض کا دریا بہا محبوب سبحانی

خدای پاک نے بخشا وہ تمکو رتبہ قدرت / کیا مردونکو زندہ بارہا محبوب سبحانی -

تمہارے نام کے لینے سے ٹلجاتی ہین اکدم مین / وبا و آفت و رنج و بلا محبوب سبحانی

ہمیشہ تمسے ماہ و سال کہجاتے تہے خود آکر / سب اپنا حال اچھا یا بُرا محبوب سبحانی

فلک حیران ہے جسکی پایہ پائین کی رفعت سے / ترا روضہ ہے وہ عالی بنا محبوب سبحانی

تری کوچہ کی ہر ذرہ کو بخشا نور وہ حقنے / خجل ہے جس سے دُرِّ بیبہا محبوب سبحانی

بدی کر دور دی توفیق مجھکو نیک کامونکی / بُرا ہون تو مجھے کردی بھلا محبوب سبحانی -

بایام رضاعت ماہ صوم فرض مین تمنے / نہ دن مین شیر مادر کا پیا محبوب سبحانی

ترا پیارا خدا کا اور خدا والون کا پیارا ہے / ہوا مردود جو تجھسے پھرا محبوب سبحانی

تجھے اجرائے فیض باطنی مین سب سلاسل کا / کیا حقنے امام و پیشوا محبوب سبحانی

ہوا طفلی مین نازل آپ جب مکتب کو جاتے تہے / حفاظت کو ملائک کا پرا محبوب سبحانی

پھرون کب تک بھٹکتا مین خدارا اب بتا دیجے / خدا کی وصل کا مجھکو پتا محبوب سبحانی

پیاسا ہون تصدق اپنے میخانے کی مستونکا / مجھے بھی جام دے اپنا پلا محبوب سبحانی

ہزار اولیا مین حقنے تیرا مرتبہ سب سے / بیان کیا ہو سکے رتبہ ترا محبوب سبحانی

[illegible] ضعیف [illegible] / ثنا سے تو سن خامہ تھکا محبوب سبحانی

تو وہ ممدوح ہے مداح ہے سارا جہان تیرا / لکھون مین کیا تری مدح و ثنا محبوب سبحانی

بلالو اپنی خدمت مین کہ ہون بیتاب فرقت مین / بھلا تم سے رہون کب تک جدا محبوب سبحانی

بجھا دو شربت دیدار سے اب آتشِ ہجران / تب فرقت سے دل میرا جلا محبوب سبحانی

ہوا ہے دل مرا تاریک و تیرہ زنگ عصیاں سے ۔ کرم سے اپنے کر اسکی جلا محبوب سبحانی
مرے اعدا کو کر مخذول اپنے حکم محکم سے ۔ اوٹھاؤں کب تلک جور و جفا محبوب سبحانی
ترے محکوم فرمان ہیں تمامی اولیاء اللہ ۔ ترے قدمونپہ سبکا سر جھکا محبوب سبحانی
شہ عالم کے تشفیع نبیؐ کا تو پیارا ہے ۔ شفاعت کر مری روز جزا محبوب سبحانی
ہمیشہ شب میں کرتا ہوں ظاہر و باطن ۔ تمہارا ذکر پایا جا بجا محبوب سبحانی
فدا ہیں شکل بلبل گل بھی تیرے روئے خنداں پے ۔ گلستان میں ہے تیرا چہچہا محبوب سبحانی
بہت مشتاق ہوں پھر لطف سے میری حمایت کر ۔ سفر پھر ہو مرا اسکے جتے محبوب سبحانی
پھر اپنے لطف سے دے شوق مجھکو نیک کاموں کا ۔ برے کاموں سے دے مجھکو حیا محبوب سبحانی
کئے آپ کا بیشک ہوا نازل غضب اسپر ۔ ہوئے جس آدمی سے تم خفا محبوب سبحانی
ہوں خستہ اپنے لطف سے تم بخشوا لینا ۔ خدا سے سب مرے جرم و خطا محبوب سبحانی
ہزاروں کو کیا کامل نگاہِ لطف سے تمنے ۔ ادہر بھی یک نظر بہرِ خدا محبوب سبحانی
تمہاری خاک در ہے دردمندان دو عالم کی ۔ خدا کے فضل سے ٹھہری دوا محبوب سبحانی
بھروسا ہے انکا تیری مجھے بھی دین و دنیا میں ۔ کہ تو ہی حامی ہر دوسرا محبوب سبحانی
بھروسا ہے نہوگی رد خدا اسکو قبول کریگا ۔ توسل سے تری میری دعا محبوب سبحانی
دنیا تا ہوں ماہ عمر سے اب سیر و سکر مجھکو ۔ مصائب سے مرا ہے دل دکھا محبوب سبحانی
مرے شیطان پھرتا ہے ترا خضر راہ معرفت ہو تو ۔ رہِ قرب خدا مجھکو دکھا محبوب سبحانی
یہ فرماتے ہیں اہل دل کہ فیضان ولایت میں ۔ ہوا نہ ہے نہ ہوگا دوسرا محبوب سبحانی

بیان داد و دہش کیا ہو تمہارے فضل مولا سے
جسے چاہا آپنے چاہا دیا محبوب سبحانی -

حقیقت کب تری ادراک میں آئی کہ قاصر ہیں
خرد فکر رسا فہم و ذکا محبوب سبحانی

اگر خورشید محشر سر پہ ہی میرے دکھا دینا
رخ انور کا تم جلوہ ذرا محبوب سبحانی -

ہزاروں کی مدد کی آپنے صحرا و دریا میں
کرو میری بھی اب حاجت روا محبوب سبحانی

علی راسی و عینی کہکے اہل اللہ نے تیرا
قدم آداب سے سر پر رکھا محبوب سبحانی

خدا راضی ہوا اس پا خدا سے دین و دنیا میں
ہوا جو آپکا محو رضا محبوب سبحانی -

مقید ہو رہا ہوں دام غم و قید مصیبت میں
کرو پھر خدا مجکو رہا محبوب سبحانی

بدل کر احتلام خواب سے اسکو امان بخشی
لکھا قسمت میں تھا جسکی زنا محبوب سبحانی

بیان کیا ہو تری احکام کا جاہ و جلال و شان
عیاں ہے وہ زمیں سے تا سما محبوب سبحانی

کہاں افراد و قطب جہاں سے برابر ہوں
کہ تو ہے ماہ اور وہ ہیں سہا محبوب سبحانی

اطاعت میں تری سب انس و جن اکر ہوئے حاضر
ترے فرمان کو جس دم سنا محبوب سبحانی

جسے چاہا اسی دم پھر میں دیدی نعمت بیحد
لکھوں کیا کیا ترنے جود و سخا محبوب سبحانی

نبی کا تم نے دین زندہ کیا اسکو لقب بخشا
خدا نے محیی الدین تیرے سوا محبوب سبحانی

اگر چاہو تو اک ادنی اشارہ سے عطا کر دو
مریض لا دوا کو تم شفا محبوب سبحانی -

کھلے یہ غنچہ دل اور مشام جان معطر ہو
ترے در سے اگر آئے صبا محبوب سبحانی

بحق حضرت شاہ رسل مجکو پکارو جب
بگوش لطف سن میری صدا محبوب سبحانی

بحق حضرت صدیق اکبر لطف سے اپنے
عطا کردو مجھے صدق و صفا محبوب سبحانی

پئے فاروق اعظم دین پہ ثابت رکھہ قدم میرا — ثنا کا انکی دے مجکو صلا محبوب سبحانی

پئے عثمان ذوالنورین نور ظاہر و باطن — عطا کر دلکو دے پہر ضیا محبوب سبحانی

طفیل بوتراب پاک کے میرا مس دل کو — کر اکسیر کرامت سے طلا محبوب سبحانی

نبی سبطین کے دے نور حقیقت باطنا مجکو — شریعت پر مجہے رکھہ ظاہرا محبوب سبحانی

گنہ سے پاک کر کے عیب پوشی میری تم کرنا — قیامت مین پئے آل عبا محبوب سبحانی

علو شان کا تیری عالم علوی مین ہے چرچا — بیان کیا ہو ترا عز و علا محبوب سبحانی

مدد کیجیے مجہے چارو طرف سے آ ستاتے ہین — بلا و آفت و رنج و عنا محبوب سبحانی

ہوئی سیراب جس سے تشنگان شرب وحدت — وہ جاری ہے ترا بحر عطا محبوب سبحانی

مثال طور روشن کر دیا حق نے تیری خاطر — شب دیجور مین تیرا عصا محبوب سبحانی

مثال من و سلوی واسطے افطار کے تیرے — خدا نے غیب سے بہیجی غذا محبوب سبحانی

گدا در کے ترے ہین دولت دنیا سے مستغنی — کرینگے لیکے کیا مال و غنا محبوب سبحانی

مرا حصہ ہے کسب خیر سے پردہ گناہونکا — ترے قبضہ مین ہے کشف غطا محبوب سبحانی

حبیب مصطفی ہو اور معشوق خدا ہو تم — خدائی کیون نہ ہو تم پر فدا محبوب سبحانی

تڑپ جاتا ہے دل بیتاب ہو کر یاد آتی ہے — مجہے بغداد کی جس دم فضا محبوب سبحانی

مٹا دے میرے دل سے خواہش دنیا و مافیہا — عطا کر دولت فقر و فنا محبوب سبحانی

شریعت کی طریقت کی کرامت کی ولایت کی — درست آئی ترے بر مین قبا محبوب سبحانی

تجہے ہے کن فکان کا مرتبہ اللہ نے بخشا — دعا سے پھر گئی تیری قضا محبوب سبحانی

نہ کیوں سب حل مشکل آپکے درگاہ سے چاہیں
کہ تم ہو بابِ مشکل کشا محبوبِ سبحانی

نہ پایا ہے نہ پائیگا قیامت تک ولی کوئی
جو رتبہ آپ کو حق سے ملا محبوبِ سبحانی

پلا کر ہاتھ سے اپنے مجھے جامِ مئے عرفان
بنا لے مجھکو اپنا مبتلا محبوبِ سبحانی

وہ ہو جاتے ہیں محوِ ذاتِ پاکِ حق گھڑی جسکو
شرابِ عشق کا تیری نشا محبوبِ سبحانی

نہالِ پاک نے تھی آپکے ہاتھوں سے فرمائی
درخت دین کی نشو و نما محبوبِ سبحانی

زبانِ حال سے ہیں غنچہ و گل نغمہ خوان تیرے
نہ تنہا بلبلیں ہیں خوش نوا محبوبِ سبحانی

یہی ہے آرزو مجھکو حضوری ہو رہے ہر دم
مری آنکھوں میں تم جلوہ نما محبوبِ سبحانی

ترا فہم مراتب کسطرح ہو مجھ سے عاجز سے
عقولِ عاقلاں سے ہے ورا محبوبِ سبحانی

مریضوں کو تمھارے مدرسہ کی گھاس کھانے سے
ہوئی صحت گئی بالکل وبا محبوبِ سبحانی

چھڑا دیجے مجھے اب بند افکار و مصائب سے
در فضل و کرم کر مجھ پہ وا محبوبِ سبحانی

شہِ مرداں کا تو نائب ہے تیرا نام نامی ہے
حصارِ عافیت روزِ وغا محبوبِ سبحانی

مسخر خاک و آتش ہیں ترے فرمان والا کے
سراسر تابع ہیں سب آب و ہوا محبوبِ سبحانی

ہوا آتے قدم تیرے گھر میں شیخ علی کے
درختِ خشک یکدم میں ہرا محبوبِ سبحانی

مرے دل کو عطا کر نعمتیں ایمان و عرفان کی
اشارہ سے سب مری حرص و ہوا محبوبِ سبحانی

ہوا جو سلسلہ میں منسلک تیری غلامی کے
وہی ہے سالکِ راہِ ھدا محبوبِ سبحانی

طفیل سید فضل رسول پاک ہوں میں بھی
غلامی میں ترے داخل ہوا محبوبِ سبحانی

فقیر قادری کو روز و شب آٹھوں پہر ہر دم
وظیفہ ورد ہے یا غوث یا محبوب سبحانی

البا ء

غم فرقت سے ہوں بیتاب یا محبوب سبحانی
دکھا دو روئے عالمتاب یا محبوب سبحانی

تمہیں تو افضل الافراد ہے اور اکمل الاقطاب
لکھوں کیا کیا ترے القاب یا محبوب سبحانی

جناب سرور عالم نے خود ارباب باطن کو
سکھائے ہیں ترے آداب یا محبوب سبحانی

تری ہی در سے سارے اولیا نے فیض پایا ہے
وہ ذی رتبہ ہے تیرا باب یا محبوب سبحانی

ہوئے اک دم میں چار سو کافر مسلمان تجھ سے
تمہارا دیکھکر بیتاب یا محبوب سبحانی

تمامی اولیا نے سر جھکایا تیرے قدموں پر
وہ ہوں افراد یا اقطاب یا محبوب سبحانی

سقانی الحب کاسات الوصال تھا مجکو
پلا دے اب شراب ناب یا محبوب سبحانی

بہ فضل رسول پاک سے کشت مقصد کو
کر اپنے فضل سے سیراب یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کی ہے تمنا یاد میں تیرے
رہوں میں اور مرے احباب یا محبوب سبحانی

یہ دل دیتا ہے اب ترغیب یا محبوب سبحانی
کہ تیری در کی سونگھوں طیب یا محبوب سبحانی

گرے قدموں پہ سب اہل التقرب جب کہا تم نے
انا فی حضرۃ التقریب یا محبوب سبحانی

نہ مانا جسنے تیرا حکم حکم حق سے ہی اسکو
ملی تنبیہ اور تادیب یا محبوب سبحانی

ترا فضل و کرم حافظ ہے میرا دین و دنیا میں
عدو ہیں گو [illegible] یا محبوب سبحانی

واقدامی علی عنق الرجال جب کہا تم نے
رسول حق [illegible] منسوب یا محبوب سبحانی

وسیلہ سے ہنو فضل رسول پاک کی مجھکو
[illegible] یا محبوب سبحانی

فقیر قادری ہر دم رہے [illegible] میرا تیرا
رہے جب تک دہن میں جیب یا محبوب سبحانی

تمہارا ذکر ہے کیا خوب یا محبوب سبحانی
کہ ہیں مومن کو ہے [illegible] یا محبوب سبحانی

شہا مخدوم تو ہے اور باقی اولیا خادم
وہ ہوں سالک [illegible] یا مجذوب یا محبوب سبحانی

تری تقدیم کے اثبات میں جسنے کہ کی تاخیر
کمال اسکا ہوا مسلوب یا محبوب سبحانی

مناصب ہیں ولایت کے تری قبضہ میں [illegible]
جسے چاہے اسے منصوب یا محبوب سبحانی

اگر [illegible] جہان پر اک نظر بھی تیری پڑ جاوے
وہ ہو خوش وضع و خوش اسلوب یا محبوب سبحانی

ہوا ہے تجربہ سب دور اسکا رنج و کربت ہو
پکارے جب تجھی کو کروب یا محبوب سبحانی

تجھے قلب حقایق کا ہے رتبہ قلب کے سرے
بدی نیکی سے کر [illegible] یا محبوب سبحانی

بنا کے کفر کا فر کا کیا دم بھر میں ابدال
مٹا دے میرا اثم [illegible] یا محبوب سبحانی

چھپا دے میرے عیبونکو تمنا تجھسے رکھتا ہے
ترا ہے بندہ معیوب یا محبوب سبحانی

نبی فضل رسول اپنی محبت مجھکو کامل دے
وہ تھی جیسے ترے محبوب یا محبوب سبحانی

شہا نسبت فقیر قادری کے حکم اچھا ہو
کہ ہے تیری طرف منسوب یا محبوب سبحانی

التاء المثناة

ہے مثل شمس تیری ذات یا محبوب سبحانی ‏ ‏ ‏ ہیں سارے اولیا ذرات یا محبوب سبحانی

رسول پاک نے تمکو کیا شیخ المشائخ ہی ‏ ‏ ‏ کہ ہو تم سید السادات یا محبوب سبحانی

تمامی اولیا کی گردنوں پہ ہے قدم تیرا ‏ ‏ ‏ عیاں کالشمس ہے یہ بات یا محبوب سبحانی

کرامات مشایخ خارق عادات ہوتی ہیں ‏ ‏ ‏ ولی ہیں تیرے خرق عادات یا محبوب سبحانی

مقام کن فکان قدرت حق کی ہے لا انکو ‏ ‏ ‏ روا کر میری سب حاجات یا محبوب سبحانی

جمال پاک کو تیرے جو وقت نزع میں دیکھوں ‏ ‏ ‏ تو سمجھا میں ہے میرا اوقات یا محبوب سبحانی

کرم کر مجھپہ ہے حکم خدا سے تیرے ہاتھوں میں ‏ ‏ ‏ کتاب محو اور اثبات یا محبوب سبحانی

مجھے وہ نعمت دیں نبی اپنے خزانہ سے ‏ ‏ ‏ کہ ہیں دنیا پہ ماروں لات یا محبوب سبحانی

تیرے ہی آسرے پر دشمنوں سے بحث کرتا ہوں ‏ ‏ ‏ وہ سب کھائیں گے مجھسے مات یا محبوب سبحانی

طفیل عزت فضل رسول پاک تم مجھکو ‏ ‏ ‏ بچالو از ہمہ آفات یا محبوب سبحانی

تمنا ہے فقیر قادری کی ہو تمہارا جلوا
دل و جان میں تیرے دن رات یا محبوب سبحانی

فرشتوں کی ہو تم منعوت یا محبوب سبحانی ‏ ‏ ‏ ہے تمسے زینت ناسوت یا محبوب سبحانی

شراب وصل حق شربت ہے تیرا آب تسلا در سے ‏ ‏ ‏ غذا ہے قرب تیرا قوت یا محبوب سبحانی

بلا دی جب آپ نے دریا میں بلی ہر کارانی ‏ ‏ ‏ قدمبوسی کو ہے حوت یا محبوب سبحانی

ترا مین مدح خوان ہون جیسے ہر حضرت نوث — [illegible] یا محبوب سبحانی

تری آثار سے ہر رنج کی تسکین ہوتی ہے — سکینہ کا تمہارا [illegible] تابوت یا محبوب سبحانی

پئے فضل رسول پاک میری اب مدد فرما — کہ ہو جاوین [illegible] یا محبوب سبحانی

فقیر قادری ہون تیری سگ [illegible]

کرنگا کیا دُرو یاقوت یا محبوب سبحانی

تری ہی شمس حجت مین صفت یا محبوب سبحانی — نہین کچھ [illegible] یا محبوب سبحانی

گر آسان سر پل پہ ہو جس دم تری قدرت سے — قدم کی [illegible] یا محبوب سبحانی

سیہ رو ہون قیامت مین مجھے تم سرخرو کرنا — کہ میرا اور [illegible] یا محبوب سبحانی

جلال ذات والا کیا بیان ہو بھاگ جاتے ہین — تمہارے نام سے عفریت یا محبوب سبحانی

حضوری تری ہو مجکو علی الاطلاق ہر ساعت — بلا تقیید [illegible] توقیت یا محبوب سبحانی

پئے فضل رسول پاک میری جمع اعدا کی — کر اپنے حکم سے تشتیت یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کو دشمنان دین پہ غالب رکھ

کر انکی غیب سے تبکیت یا محبوب سبحانی

الثاء المثلثة

ترے تابع ہین سب اغواث یا محبوب سبحانی — ہی قطبیت تری میراث یا محبوب سبحانی

تری تقدیم اہل دین قدیماً کی آئے ہین — نہین ہے یہ مرا احداث یا محبوب سبحانی۔

جو شہا دنیا کی تجھ کو کچھ ہے اب صرف بہانی ہے ۔۔۔ تری اوصاف کی ابحاث یا محبوب سبحانی
تجھے سوتے مین تھا الہام ہو یا شغل بیداری ۔۔۔ نہ تھین خوابین تری اضغاث یا محبوب سبحانی

مدد مجھ کو فقیر قادری کی قبر پر اگر
اٹھین سب مردے ازاجداث یا محبوب سبحانی

التاء المثناة

ہے دینکی نمنی کی ترویج یا محبوب سبحانی ۔۔۔ جما عرفان کا تجھ سے بہیج یا محبوب سبحانی
تری ہی ہار وح نبی معراج مین یا کہ شدوین کی ۔۔۔ ہوئی کیا کیا تری تعریج یا محبوب سبحانی
خدا سے مصطفے سے مرتضی سے آپ تک پہنچا ۔۔۔ خدا کا فیض بالتدریج یا محبوب سبحانی
پہنا ہون رنج و کربت مین تیرے اب دم مین حسرت سے ۔۔۔ مصائب کی مری تفریج یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کو دین حق پر استقامت دے
ہے شیطان دینی تعویج یا محبوب سبحانی

تری درگاہ ہون مین محتاج یا محبوب سبحانی ۔۔۔ ملو نکا تجھ سے لیکر آج یا محبوب سبحانی
نہ عالم ہے نہ شاعر ہے ثنا خوان [illegible] قصیدہ ۔۔۔ ہے تیری ہاتھ اسکی لاج یا محبوب سبحانی
ہمیشہ سے ہی تیری سلطنت ملک ولایت مین ۔۔۔ قیامت تک ہی تیرا راج یا محبوب سبحانی
جو والله کا والله تو ہی مرشد ہے ۔۔۔ مشائخ مین ہے تیرے افواج یا محبوب سبحانی
تری مجلس کے عزت کیلیے [illegible] ۔۔۔ جناب صاحب معراج یا محبوب سبحانی

کمی کی کب ہے گنجایش خزانہ تیرا غیبی ہے — خدائی ہے ترا اخراج یا محبوب سبحانی

سنا سب تم سے صفا مروہ یہ اگر شکوہ کرتی ہو — ہوئی ہیں سست کیا حجاج یا محبوب سبحانی

کرم تیرے غلاموں کا ہو جس پہ اسکو دیتے ہیں — سلاطین دل سے نذر و باج یا محبوب سبحانی

جو تم کھینچو نا خدا پھر کیوں ہو کشتی بحر آفت میں — غریق لجہ امواج یا محبوب سبحانی

بچالو مجھکو آفت سے بہ فضل رسول اکرم — نہ ہوئے وہ مجھے تاراج یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کی ہے تری نعلین سے عزت
نہیں درکار تخت و تاج یا محبوب سبحانی

الحاء المہملہ

مین کہہ کے پہلے یا فتاح یا محبوب سبحانی — ترا ہوتا ہوں اب مداح یا محبوب سبحانی

خوشی کی تیری دستخط چاہتا ہوں لکھنا عرضی پر — مجھے کیا حاجت اصلاح یا محبوب سبحانی

مقفل کسطرح باب مقاصد ہو سکتا میرا — کہ تیرا نام ہی مفتاح یا محبوب سبحانی

فتوحات کرم کا کیوں نہو مفتوح دروازہ — ہے تجھسے مجکو استفتاح یا محبوب سبحانی

ترے احکام میں سب عالم اجسام ہے نافذ — ترے قبضہ میں ہیں ارواح یا محبوب سبحانی

ہزاروں دقت کی کری حاجت روا اللہ نے یکدم — مرے مقصد کا بھی انجاح یا محبوب سبحانی

کری جب شاہ مستنجد نے خواہش سیب کی تجھسے — منگا یا غیب سے تفاح یا محبوب سبحانی

مری کشتی ہے گر بحر مصیبت میں تو کیا غم ہے — تصور ہے ترا ملاح یا محبوب سبحانی

لگاؤں حوصلہ سر کا جو تیری آستانہ کی — نظر آویں مجھے الواح یا محبوب سبحانی
ہی فضل رسول پہ پوری کر حاجت کر واضح ہے — نہیں کچھ حاجت ایضاح یا محبوب سبحانی

فقیر قادری ہوں مشتی بستکو چاہتا ہوں میں
بصد منت بصد الحاح یا محبوب سبحانی

خدا ہی کی ہو تم ممدوح یا محبوب سبحانی — حبیب حضرت سبوح یا محبوب سبحانی
خدا کے فضل و احسان و کرم سے بارہا میں — تن مردہ میں ڈالی روح یا محبوب سبحانی
گرا ہی تیرے اوپر سقف سے جب موش لٹکے میں — گرا ہو کر وہیں مذبوح یا محبوب سبحانی
ہے فضل رسول پاک میرے دل پہ فرما دی — در فضل و کرم مفتوح یا محبوب سبحانی

[illegible]

فقیر قادری کو جسم صحت عطا کر دے
دل اسکا غم سے ہے مجروح یا محبوب سبحانی

طریقت کی جو ہیں اشیاخ یا محبوب سبحانی — وہ سب ہیں تیرے گرد شناخ یا محبوب سبحانی
کہاں ممکن کہ پہنچے طائر فکر اسکی زینہ کو — وہ عالی ہی تمہارا کاخ یا محبوب سبحانی
ترے ایما سے بچے بیضہ ریان سے جب نکلے — تحیر میں رہا طباخ یا محبوب سبحانی
جو دس سو کا ہو یک بیضہ تری سرکار کا کیونکر — نہ ٹھہریں بے بہا افراخ یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کی عیب پوشی لطف سے کرنا
کرم سے گر وہ ہو گستاخ یا محبوب سبحانی

سے قہر حق تری تو بیخ یا محبوب سبحانی
نمونہ جسکا ہے مریخ یا محبوب سبحانی

تری نعلین نے دی ظالموں کو کیا سزا حاکم
جو مظلوموں نے ماری چیخ یا محبوب سبحانی

رکھا قلب حقائق پہ ہیں جتنے مس اگر کردے
تو چاندی مس ہو زر زرنیخ یا محبوب سبحانی

عظام مرغ کو تھا تو نے زندہ کر دیا جسکے
کبابوں کی لگی تھی سیخ یا محبوب سبحانی

ہوا مدت کو کافی یک مسافر کو دیا جسدم
تری خادم نے یک بطیخ یا محبوب سبحانی

ثنا سال تولد عشق معشوق الہی سے ہے
خدا سے وصل کی تاریخ یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کا نسخ غم کردے کہ ہے تجکو
ملی تکوین اور تنسیخ یا محبوب سبحانی

الدال المہملہ

سنا دوں اب مرا دکھ درد یا محبوب سبحانی
کہ سب بدل جائے غمکی گرد یا محبوب سبحانی

کرامت میں کرم میں ہے شہ مردانکا تو وارث
کیا عورت کو تو نے مرد یا محبوب سبحانی

غضب سے تیرے یکساعت میں آدھا جلگیا بغداد
ہوا رخ سبکا ڈر سے زرد یا محبوب سبحانی

مگر جب اولیا نے عاجزی سے عرض کی تمسے
ہوئی فی الفور آتش سرد یا محبوب سبحانی

تمہیں اقطاب میں اکمل ہوا اور اوتاد میں افضل
تمہیں افراد میں ہو فرد یا محبوب سبحانی

ہے فضل رسول پاک سے سید کے غنچہ دلکو
خوشی سے کردو مثل ورد یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کو لو بچا لو نفس سے جو ساتھ آپکے
دغا کی کھیلتے ہیں نرد یا محبوب سبحانی

غم دوری سے ہوں ناشاد یا محبوب سبحانی
ذرا سُن لو مری فریاد یا محبوب سبحانی

ترے قدمونکو حکم حق سے اپنی سر پہ رکھینگے
سبھی اقطاب اور افراد یا محبوب سبحانی

کیا اقرار رفعت کا تری حضرت رفاعی نے
تری حماد تھے حماد یا محبوب سبحانی -

لقب غوث دو عالم ہے ترا سارے زمانہ میں
مجھے بھی غم سے کر آزاد یا محبوب سبحانی

کیا انکار حسن نے آپکی تقدیم سے شاہا
ہوا فی الفور وہ برباد یا محبوب سبحانی

تری ہی قدم قدم سے رشک باغ خلد ہے بیشک
فضا تیری حضرت بغداد یا محبوب سبحانی

شکر یا ہیں لئے مجھے ایسا کہ تیری ہی
رہے آٹھوں پہر بس یاد یا محبوب سبحانی

نہیں ہے خوف کچھ مجھکو سنا جب سے کہا تم نے
مریدی لا تخف ارشاد یا محبوب سبحانی

بچا لو مجھکو میری غوث اعظم حسب ہے تیری
زشر فتنہ حساد یا محبوب سبحانی

غلام خاندانی ہوں کہ تیری در کے خادم تھے
مری والد مرا اجداد یا محبوب سبحانی

رہیں فضل و کرم سے تیری ہر دم خورم و شاداں
مری احباب اور اولاد یا محبوب سبحانی

بفضل رسول پاک ہے تجھسے طلب کرتا ہے
فقیر قادری امداد یا محبوب سبحانی

لکھ دیں گے کہاں تیرا افضل وجود یا محبوب سبحانی
قلم سے کب ہو وہ محدود یا محبوب سبحانی

ہوا جو منحرف درگاہ سے تیرے ابا اسکو
خدا ے پاک نے مردود یا محبوب سبحانی

نہیں ہے کچھ کمی فضل و کرم سے حق کی ہے تیرے
خزانہ مین ہین تیرے موجود یا محبوب سبحانی

رکھی حقنی سعادت اور شقاوت تیرے قبضہ مین
مجھے بیّد کر مسعود یا محبوب سبحانی

پئے فضل رسول پاک مجکو نیک کر جیسے
جہان مین وہ ہوے محمود یا محبوب سبحانی

فقیر قادری طالب ہے اب ایسے حضوری کا
کہ ہر ساعت ہو تم مشہود یا محبوب سبحانی

مرے حق مین وہی ہے عید یا محبوب سبحانی
ترے در کی ہو جسدن دید یا محبوب سبحانی

مریدی لاتخف اپنی زبان گوہر افشان سے
کہا ہے تمنے بالتاکید یا محبوب سبحانی

بمجد حضرت عبد المجید پاک رکھہ ہردم
مجھے با عزت و تمجید یا محبوب سبحانی

بفضل حضرت فضل رسول پاک کر میری
کرم سے اپنے تو تائید یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کی نزع مین ہو لطف سے تیرے
زبان پر کلمۂ توحید یا محبوب سبحانی

ردیف الذال المعجمہ

ثنا ہے تیرے استلذاذ یا محبوب سبحانی
ہر غم سے باعث انقاذ یا محبوب سبحانی

فنکلی بانفذ سے تہی ملائک خلق مین کرتے
ترے احکام کا انفاذ یا محبوب سبحانی

ہوئی باطن مین تم پیر دنکی پیر اور علم ظاہر مین
تم استاذ ونکی استاذ یا محبوب سبحانی

سواد اعظم امت کا تو ہے غوث اعظم ہے
وہ ماری ہی ہوا جو شاذ یا محبوب سبحانی

وہ ہی تاثیر تیرے نام میں جسکی وسیلہ سے
مٹے شیطان کا استحواذ یا محبوب سبحانی

ہے یہ فضل رسول ایسے بچا شیطان سے کرتا ہیں
تمہارے در پہ استعواذ یا محبوب سبحانی

فقیر قادری در سے تری محروم کیوں جاوے
ہے تو فیاض وہ اخاذ یا محبوب سبحانی

الراء المہملہ

کہوں کیا آپکی توقیر یا محبوب سبحانی
قلم کا ہے یہ دم تحریر یا محبوب سبحانی

نسب ہی ایک نکلا ایسا کہ دادی اور نانی تھے
نواسے شبر و شبیر یا محبوب سبحانی

خدا نے غوث اعظم کرکے رکھدی اسم اعظم کی
تمہارے نام میں تاثیر یا محبوب سبحانی

ملا واللہ ملکی تحت حکمی کہکی سب عالم
تمہی نے حکم کیا تسخیر یا محبوب سبحانی

قدم تیرا جو سب اقطاب عالم کے سروں پر ہے
ہے خاک اسکی بنا اکسیر یا محبوب سبحانی

زمین سے تا بفلک ہے دہوم دہام اب نام والا کی
نہیں کچھ حاجت تشہیر یا محبوب سبحانی

تمامی خاندانوں میں ترا ہی فیض جاری ہے
کہ سب پیروں کا ہے تو پیر یا محبوب سبحانی

تجلی یا اللہ کی خاص کشش سے مری خاطر
مخالف کی لگی اک تیر یا محبوب سبحانی

توسل سے ہی فضل رسول پاک کے مجکو
ترے ملنے کی اب تدبیر یا محبوب سبحانی

فقیر قادری ہوں نام سے تیری ہوئی اچھی

بحمد اللہ مری تقدیر یا محبوب سبحانی

کرم مین اب ہو کچھ دیر یا محبوب سبحانی
ہے آنکھون مین مرے اندھیر یا محبوب سبحانی

جسے لنگر کا تیرے ایک دانہ بھی میسر ہو
اسی برکت ہو لاکھون سیر یا محبوب سبحانی

سنا ہی تو قضا حکم خدا سے پھیر دیتا ہے
مری قسمت کا پھیر اب پھیر یا محبوب سبحانی

شہا ہوتا ہے تو مشکل کشا کا حکم حق سے تھے
ترے دادا خدا کے شیر یا محبوب سبحانی

مین ہون مور ضعیف اور نفس ہے امارہ اسکو
طفیل خواجہ اجمیر یا محبوب سبحانی

حسد جو مجھسے رکھتے ہین ستاتے ہین زبردستی
مری خاطر انہین کر زیر یا محبوب سبحانی

فقیر قادری مدت سے تیرا یہ پیاسا ہے
پلا کر جام کر دے سیر یا محبوب سبحانی

مجھے خیرات مین دے خیر یا محبوب سبحانی
ضرر کچھ دو مٹا دی غیر یا محبوب سبحانی

سنا تو بار اٹھا اس قضا کا ہے جہان پہونچے
نہ ہرگز فکر کا بھی طیر یا محبوب سبحانی

مری ایمان کو ثابت رکھہ وقت امتحان تیغے
بلا آتی بہت ہین سو دیر یا محبوب سبحانی

سنبھالے مجھکو انکی شر سے جو مجھہ پی سر دیتے
بدل رکھتے ہین بغض و بیر یا محبوب سبحانی

نبیا یا نبیا یا اولیا مین تیرا ہمسایہ
کیا مین نے جہان کا سیر یا محبوب سبحانی

خبر جلدی لے فضل رسول اب میری نے للہ
کہ ہی حالت میری اب غیر یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کو حق پہ رکھہ ثابت قدم شاہا
نہ پھسلے پل پہ اسکا پیر یا محبوب سبحانی

وباوہ حقیقت علو دو یا محبوب سبحانی
زمین ہو یا فلک ہے تو ہی یا محبوب سبحانی

مرا یہہ نفس سرکش ہے اسی مغلوب کر کر دے
یہ قبضہ مین اسکی دہر یا محبوب سبحانی

تمہا دست کرم ہی تو نے سفلو جو نکو صحت دی
گئے بنا ہی تو نے کو یا محبوب سبحانی

نہ پھیرا تو نے رحمت سے تمہا محروم اسکو بھی
ترے گھر مین جو آیا نور یا محبوب سبحانی

یہی شان کرم ہے شاہا بہرہ و بے بہرہ
سلیمان کے کرم سے مور یا محبوب سبحانی

لیے فضل رسول اب مجکو تو افضال سے اپنے
بنا لے اپنا فضل خور یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کو تم جواب قبر سکھلانا
سنور کر گے اسکی گور یا محبوب سبحانی

مدد ہو اب میری فی الفور یا محبوب سبحانی
کرے اب لوگونکا بدلا طور یا محبوب سبحانی

جو ظاہر ہین باالطاف و عنایت نقش آئی زمین
یہی کرتے ہین جہیل جور یا محبوب سبحانی

تری نسبت تا ثریا تیری زورت عیا شاہا
ہے نوران رحیکا تا قور یا محبوب سبحانی

کرم تجسے ہے بحر عجم جیون جد احمد سے
ترے غار حرا و ثور یا محبوب سبحانی

ترے ہی در سے شاہا سب ملا سکا دو جہان
فلک کا جب تلک ہی دور یا محبوب سبحانی

مجھے غیر دن سے کیون غیرت نہو بندہ ہون تیرا
تمہا ہے یہہ مقام غور یا محبوب سبحانی

فقیر قادری ہون کے بہروسا ذات ذوالاید
کہ حامی ہے نہ میرا اور یا محبوب سبحانی

ثنا سے ہون تری معذور یا محبوب سبحانی
زبان عاجز قلم مکسور یا محبوب سبحانی

تری مدحت سرائی کام کب ہے مجھسے عاجز کا ۔ فکر کرتا ہے دل مجبور یا محبوب سبحانی

نہ شاعر ہون نہ فن شاعری ہے مجھکو کچھ مطلب ۔ فقط ہے جوش دل مسطور یا محبوب سبحانی

رسول اللہ کا نسبت سے جاتا ہون اے آقا تم ۔ فصاحت سے نہ ہو مشہور یا محبوب سبحانی

قدم رکھنی کی ہاری ہے یا کی گردنون پر تم ۔ با مرتق ہوئے مامور یا محبوب سبحانی

مجھے بنے قادر رحمن نے جو قدرت بیان ۔ بہلا اسکا ہے یہ مقدور یا محبوب سبحانی

بجہا دے آتش ہجران پلا دے شربت ایمان ۔ مے عرفان سے رکھہ مخمور یا محبوب سبحانی

وحمد بن حسن العین الکمال کے تصدق مین ۔ بعین مجد رکھہ منظور یا محبوب سبحانی

وعبد القادر المشہور اسمی کے تصدق مین ۔ بہلائی دے بدی کر دور یا محبوب سبحانی

تمنا ہے مری مولا کہ اب دنیا و عقبی مین ۔ نہ رکھہ ہرگز کبہی رنجور یا محبوب سبحانی

مرے احباب اور اولاد کو بہی دونون عالم مین ۔ سدا رکھہ خورم و مسرور یا محبوب سبحانی

بوقت نزع با ایمان رہون اس وقت ایمان بچے ساتہ ۔ کہ شیطان جس سے ہو مقہور یا محبوب سبحانی

جواب قبر بہی تلقین کرنا تم ذرا آکے ۔ قدم سے گور کر پرنور یا محبوب سبحانی

دکہا کر اپنی صورت تم مری وحشت مٹا دینا ۔ خیال آنے سے ہم ہو نفخ صور یا محبوب سبحانی

عبور پل صراط آسان ہو تیری دستگیری سے ۔ کہ ہو دو راہ سے محظور یا محبوب سبحانی

بے فضل سعل بے فضل کر تو مجھپہ تہا جن ۔ ترا فضل و کرم ہے وفور یا محبوب سبحانی

فقیر قادری پر لطف کرنا روز محشر ہو
غلامون مین ترے مشہور یا محبوب سبحانی

ہوا تجھ سے جسے انکار یا محبوب سبحانی
خدا اُس سے ہوا بیزار یا محبوب سبحانی

طریقت کے تمہین شیخ المشائخ ہو زمانہ مین
شریعت کے ہو تم سرور یا محبوب سبحانی

ترے اسرار کا شاہا احاطہ کس سے ممکن ہے
کہ قاصر ہی یہان گفتار یا محبوب سبحانی

ترے سر کمال ظاہر و باطن کا شمہ ہے
کتاب بہجۃ الاسرار یا محبوب سبحانی

قدم ہے گردنون پر اولیاء اللہ کی تیرا
وہ سب ہین ترے تابعدار یا محبوب سبحانی

ہے مشہور جہان حال پریشان شیخ صنعان کا
کیا تہا کچھ جو استکبار یا محبوب سبحانی

فدا ہون نام پر تیرے تہا مین جان سے دل سے
نہ تنہا بلکہ سب گھربار یا محبوب سبحانی

خدا کی فضل سے رہتے تہے میرے باپ دادا بہی
ترے ہی عشق مین سرشار یا محبوب سبحانی

ترے فیض احمد محی الدین تہے سر پہ بہائی بہی
فدا و فدوی سرکار یا محبوب سبحانی

توسل ان سے کرتا ہون ترے دربار عالی مین
ادہر بہی ہو نظر یکبار یا محبوب سبحانی

ترے افضال سے شاہا رہین سب خرم و شادان
مری اولاد و خویش و یار یا محبوب سبحانی

فقیر قادری پر بہی کرم ہو اس تمنا مین
کہڑا ہے وہ سر دربار یا محبوب سبحانی

الزاء المعجمہ

عیان ہے تجھ پہ میرا راز یا محبوب سبحانی
نہ مونس ہے نہ ہمدم ساز یا محبوب سبحانی

تمہاری ذات والا سے کیا اللہ نے ظاہر
رسول اللہ کا اعجاز یا محبوب سبحانی

رسول اللہ کی نائب ہو تم چہرہ سے ظاہر ہے
وہی جلوہ وہی انداز یا محبوب سبحانی

رسول اللہ کا ہے تیری گردن پر قدم شاہا
سجا ہے تمکو کرنا ناز یا محبوب سبحانی

رکھا سب اولیا کے گردنوں پر ہے قدم تمنے
ملا ہے تمکو یہ اعزاز یا محبوب سبحانی

تمھیں ہو غوث اعظم قطب عالم سید الافراد
بہر حالت ہو تم ممتاز یا محبوب سبحانی

کہاں ہے دوسرے افراد کو تجھسے بھلا نسبت
وہ ہیں کنجشک اور تو باز یا محبوب سبحانی

تیرا اب صاف سے کردو صفا تم قلب کو میرے
کہ سب مٹ جائے حرص و آز یا محبوب سبحانی

ہے فضل رسول پاک کرنا خلد میں مجھ پہ
کرم کا لطف کا در باز یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کو نام کا تیرے سہارا ہے
نہیں کچھ اور برگ و ساز یا محبوب سبحانی

ترا در ہے وہ نور افروز یا محبوب سبحانی
کہ ہے خورشید جس سے فیض اندوز یا محبوب سبحانی

جو چاٹے خاک تیرے مدرسہ کی اوسکو آگے ہے
فلاطون طفل نو آموز یا محبوب سبحانی

جو دیوانہ ہے تیرے عشق کا بیشک وہ فرزانہ
سرفرازی سے ہے فیروز یا محبوب سبحانی

پی فضل رسول پاک اپنے فضل کا شربت
پلا کر کھو دے دل کا سوز یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کی آبرو رکھنا کرم سے ہو
خدا کا سامنا جس روز یا محبوب سبحانی

ترا ہوں بندۂ ناچیز یا محبوب سبحانی
نہیں گو مجھکو کچھ تمیز یا محبوب سبحانی

سلاطین جہاں کے تخت سے برتر ہے رتبہ ہیں
حریم پاک کی دہلیز یا محبوب سبحانی

اگر حساد چاہیں لاکھہ ذلت کچھہ نہیں پروا
کسانی خستہ ابطرا عزم سے خدائی کی

تری درکار ہے تعزیز یا محبوب سبحانی
ترے محبوبوں کے تعزیز یا محبوب سبحانی

فقیر قادری سے جان لب پتہ فرما ؤ
دوائے درد دل تجویز یا محبوب سبحانی

السین المهملہ

طیولی فی السما کا کوس یا محبوب سبحانی
وہ ہو مستغرق دریائے لطف حق تری جسپر
پڑے فضل رسول پاک مجھسے دور کر جلدی

بنی سنکر ہوئی مایوس یا محبوب سبحانی
ام کی تیری کچھہ بھی روس یا محبوب سبحانی
برائی کو ہزاروں کوس یا محبوب سبحانی

فقیر قادری مہجور ہے تیری حضوری سے
نہو وے اسکو کیوں افسوس یا محبوب سبحانی

انیس مستہد تقدیس یا محبوب سبحانی
ریاست کادری جو علم میں عرفان کے سنکر ہی
اشارہ سے تیرے یکبار فاسق سب ہوئے کامل
توسل تجھسے کرتا ہوں میں پیران طریقت کا

رئیس مسند تدریس یا محبوب سبحانی
وہ ہزار ابلیس تلبیس یا محبوب سبحانی
کہ ہیں وہ اکیسو چالیس یا محبوب سبحانی
کہ ہیں تم تک وہ سب اکیس یا محبوب سبحانی

بنی فضل رسول اب دولت دارین سے بھر دے
فقیر قادری کا کیس یا محبوب سبحانی

ملے جسکو ترا ملبوس یا محبوب سبحانی
نہ قید غم میں ہو محبوس یا محبوب سبحانی

ترے ذکر مبارک کا نہ جو عاشق ہے بیشک ہے
بڑا محروم وہ منحوس یا محبوب سبحانی

ترے روضہ کی جالی ہی فروغ جلوہ عرفان
بچشم سر ہوا محسوس یا محبوب سبحانی

لیے فضل رسول اب مجکو پردہ اٹھا ہی دیا
رکھا اپنی ذکر سے مانوس یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کو بس ترے امیدواری ہے
نکر یا اسکو تم مایوس یا محبوب سبحانی

بلا لو مجکو اپنے پاس یا محبوب سبحانی
نہ توڑو اب یہ میری آس یا محبوب سبحانی

کہاں ممکن ہے ترا وصف گو دریا سیاہی ہوں
وگر نیزے ہوں سب قرطاس یا محبوب سبحانی

رسول اللہ نے تخصیص سے بیشک کیا تمکو
لباس خاص کا الباس یا محبوب سبحانی

کہاں پہونچیں دگر افراد تیرے خاص خلوت میں
ترا مخدع میں ہے اجلاس یا محبوب سبحانی

تری تقدیم کو تسلیم کرتے تھے خدا والے
عقیل و ماجد و دیاس یا محبوب سبحانی

جہاں میں جتنے ہیں افراد یا اقطاب تم بیشک
سبھوں کے ہو رئیس و راس یا محبوب سبحانی

نیا یا کوئی کامل تجسا نیچے چرخ خضرا کے
یہ بولی خضر ابو العباس یا محبوب سبحانی

تمہاری دامن دولت کو جو پکڑے ہے عقیدے سے
نہ دیکھے صورت افلاس یا محبوب سبحانی

سقانی الحب کاسات الوصال کے تصدق میں
مجھے دو وصل کا ایک کاس یا محبوب سبحانی

رہ عقبیٰ میں مولیٰ میری ایسی دستگیری ہو
نہ ہو خطرہ نہ ہو وسواس یا محبوب سبحانی

تمہارے نام نامی کو کوئی امید سے جو لے
نہ بھٹکے پاس اسکے یاس یا محبوب سبحانی

الظاء المعجمہ

سمجھے ہے لوح حق محفوظ یا محبوب سبحانی
ہے عمل حق ترا ملفوظ یا محبوب سبحانی

زبان پاک کو اپنی لگا کر مجکو بھی کر دے
کرم سے لطف سے محظوظ یا محبوب سبحانی

مٹا دے میری کثرت اپنی برکت سے کہ میں بیحد
ہوا ہوں عاجز و مکظوظ یا محبوب سبحانی

لیے فضل رسول پاک رکھ دارین میں مجکو
بلا سے رنج سے محفوظ یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کو فضل سے ہر لحظہ ہر ساعت
بعین مجد رکھ ملحوظ یا محبوب سبحانی

جواہر ہیں ترے الفاظ یا محبوب سبحانی
قدم میں جنکے سب وعاظ یا محبوب سبحانی

کیا یازدہ سال آپ نے تکیہ بہ شب ختم
کہ حیران ہو گئے حفاظ یا محبوب سبحانی

جو بخت طالع بیدار سے سوتی میں تم پانے
نیا تھی اسی الیقاظ یا محبوب سبحانی

پی فضل رسول آفت سے رکھ محفوظ سب مجکو
پکاردن بہر استحفاظ یا محبوب سبحانی

دعا ہے یہ فقیر قادری کے بخت خفتہ کا
قدم سے تیرے استیقاظ یا محبوب سبحانی

العین المہملہ

علم تیرا وہ ہے مرفوع یا محبوب سبحانی
کہ سب تابع ہیں اور تو متبوع یا محبوب سبحانی

جو لکھے اوصاف خیل اولیا میں عیان تیرے
وہ ہیں اوروں سے کب مسموع یا محبوب سبحانی

[illegible] کہ [illegible] مر جاری
[illegible] مجکو کہ ہو مقطوع یا محبوب سبحانی

کمال صدق و عدل و حلم و علم چار یار پاک ہوا ہے آپ ہین مجموع یا محبوب سبحانی
ندا ایک روز آئی ہین ردا سے تمکو جتبی ام شریعت مین ہین نامشروع یا محبوب سبحانی
پڑہی فی الفور لاحول آپنے حسد مر بفضل رب ہوا شیطان وہین مرفوع یا محبوب سبحانی
نہ کہایا آپنے کہانا بغیر از امر حق ہرگز پکارا اگرچہ نفس الجوع یا محبوب سبحانی
بی فضل رسول پاک بحر فیض سے اپنے مجھے بہی دیدے یک ینبوع یا محبوب سبحانی

فقیر قادری ہون نعمتون کا تجہہ سے طالب ہون
نرکہہ انعام سے ممنوع یا محبوب سبحانی۔

الغین المعجمہ

مٹا دے دل سے غم کا داغ یا محبوب سبحانی کہلا دے اب جو ستی کا باغ یا محبوب سبحانی
رنگ صبغۃ اللہ مجکو بہی رنگ لے کہ رنبہ کا نبی کی تو بہا ہی صباغ یا محبوب سبحانی
پذیرا کیجیے آ دات التسلیمات کرتا ہون تری حذمت مین اب ابلاغ یا محبوب سبحانی
بی فضل رسول پاک اپنے فضل و نعمت کا کرم سے مجہہ پہ کر اسباغ یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کو خوف کیا حاسد سے ممکن ہے
ہما کا ہو مقابل زاغ یا محبوب سبحانے

الفاء

ہے رتبہ آپکا معروف یا محبوب سبحانی جہان ہے آپکا مشغوف یا محبوب سبحانی
رسالت کی نیابت سے ولایت کی نسبت سے کیا حقنے تمہین موصوف یا محبوب سبحانی

یہی فضلِ رسول پاک سے حاصل ہے لنگر سے ۔ عطا کر مجکو چند اقراض یا محبوب سبحانی

کرو لطف و کرم فقیر قادری پر صاد خوش ہو کر
کہو ہر موئے تن رقاص یا محبوب سبحانی

الصلوٰۃ والمحبہ

جہاں میں ہے سب ترا مقبوض یا محبوب سبحانی ۔ اطاعت ہو تری مفروض یا محبوب سبحانی
وہ منصب ہے قدم کا آپ کے رفعت میں بن سب سے ۔ رقابِ اولیا منقوض یا محبوب سبحانی
لیا حق نے مریدوں کو یہی حق سے آپنے جو عہد ۔ کہاں ممکن کہ ہو منقوض یا محبوب سبحانی
یہی فضل رسول اعزاز ہے عقبی میں ہے کہ مجکو ۔ نہ دنیا میں ہو ہے مقروض یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کو ہر گھڑی خدمت میں کہنا ہے
یہی خدمت میں ہے معروض یا محبوب سبحانی

ہے فضل رب سے تو فیاض یا محبوب سبحانی ۔ روا کر میری سب اغراض یا محبوب سبحانی
کے حق نے حقایق دہر کے قبضہ میں سب تیرے ۔ جواہر ہوں یا اعراض یا محبوب سبحانی
اطبا جن سے سمجھا جنہ ہو گئی اونے انسان سے ۔ شفا کر تو نئی وہ امراض یا محبوب سبحانی
مجالس میں تری کفار ایمان لا اور تائب ۔ ہوئے ہیں بار یا رقاص یا محبوب سبحانی
کرے جو آپکی تنقیص کترتی ہے زبان اسکی ۔ خدا کی قہر کی مقراض یا محبوب سبحانی

[illegible] ۔ [illegible] یا محبوب سبحانی

عنایت کی نظر سے ہو تو جھٹ عہد ہے مجھے
پی فضل رسول اب دولت فقر و غنا دیکھا

نہ مجھ سے کبھی اعراض یا محبوب سبحانی
بچا از قرض و استقراض یا محبوب سبحانی

فقیر قادری مداح تیرا ہے یہی بس ہے
نہ زاہد ہے نہ ہے مرتاض یا محبوب سبحانی

الطاء المہملہ ۞

جہاں تیرے ہو گو مبسوط یا محبوب سبحانی
حصول رتبہ ساری اولیا حق کو تیرے کرے
ترا وہ حکم محکم ہے کہ ہے عالم کا حل و عقد
پی فضل رسول پاک وہ دے جام مجکو جو

ترا ہو وصف کیا مضبوط یا محبوب سبحانی
قدم سو بس ہے ہے مشروط یا محبوب سبحانی
ترے احکام سے مربوط یا محبوب سبحانی
ترے فضلہ سے ہو مخلوط یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کی ہے یہ جبین تری غلامی سے
بفضل و مجد ہی محظوط یا محبوب سبحانی

ہے مخزن ہیں تری افراط یا محبوب سبحانی
تعجب سے تری پوشاک کی ہی یاں ہے تاجر میں
جو شکر مو نہ لکتے ہیں انکی حکم غیبی سے
پی فضل رسول پاک جو سے بخشو الینا
فقیر قادری اور تری محروم کیوں جاوے

مجھے بھی دے دے یک قیراط یا محبوب سبحانی
لگی تا دیب کی مخیاط یا محبوب سبحانی
خدا کے قہر کے اسواط یا محبوب سبحانی
مرے زلات اور اغلاط یا محبوب سبحانی
تری عادت نہیں اقناط یا محبوب سبحانی

وباقی ہے دوا حکم خدای پاک سی بیشک
تمہاری مدرسہ کی گھاس یا محبوب سبحانی

تمنا ہی پی فضل رسول اب یاد مین تیری
گئین باقی یہ چند انفاس یا محبوب سبحانی

غلام خاندانی ہے فقیر قادری دل سے
ہے عالم اسکا رب الناس یا محبوب سبحانی

الشین المعجمہ

مین اڑکر ہو پہونچون تجھہ تک کاش یا محبوب سبحانی
ہے مدت سی تری تالاش یا محبوب سبحانی

تنہا مین پھنسے تیری حوالہ انکو کرتا ہون
جو مجھسے رکھتے ہین پرخاش یا محبوب سبحانی

تری تصویر کیا کھینچی کہ صورت دیکھکر شاہا
تری حیران ہوا نقاش یا محبوب سبحانی

ابہی باغ مرادات دو عالم میرا پھل لاوی
اگر دی مجکو تو یک قاش یا محبوب سبحانی

ترا شمس حکومت تا ابد ہی خلق مین رخشان
جو منکر ہے وہ ہی خفاش یا محبوب سبحانی

پی فضل رسول اللہ کر مجکو غنی شاہا
کہ ہون مین مفلس و قلاش یا محبوب سبحانی

فقیر قادری ہے مدح خوان للہ یکباری
زبان سے کہدو تم شاباش یا محبوب سبحانی

لکھے کیا فکر دور اندیش یا محبوب سبحانی
ترا رتبہ ہے بیش از بیش یا محبوب سبحانی

تری نام مبارک کی توسل سے نیستان مین
ہوی ہین شیر مثل میش یا محبوب سبحانی

امام اہل باطن بادشاہ اہل ظاہر ہے
ترے سب ہین عقیدت کیش یا محبوب سبحانی

مرا فی الفور عقب جسم اطہر پر تری حسد دم
خطا سے اُسنے مارا نیش یا محبوب سبحانی

شفا خانہ ہے تیرے مرہم صحت کا خواہاں ہے
فقیر خستہ و دل ریش یا محبوب سبحانی

رہیں فضل رسول پاک سید تیری غلامی مین
مری سب اقربا و خویش یا محبوب سبحانی

یہ دیوان فقیر قادری مقبول کر لینا
ترے خدمت مین جب ہو پیش یا محبوب سبحانی

بھرا ہی دل مین میرے جوش یا محبوب سبحانی
رہا جاتا نہین خاموش یا محبوب سبحانی

قدم سے ہی شہنشاہ رسل سردار عالم کے
ہوا ممتاز تیرا دوش یا محبوب سبحانی

یہی باعث ہی جو سب اولیا حلقہ سلاسل کے
تری ہین جوتی بالوش یا محبوب سبحانی

ثنا کا تیری لکھنا پڑھنا سنا چاہتی ہین بس
مری دست و زبان و گوش یا محبوب سبحانی

ہی فضل رسول پاک کی مجکو دو عالم مین
در مقصد سے ہم آغوش یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کی ہے تمنا رات دن اسکو
رکھہ اپنے عشق مین مدہوش یا محبوب سبحانی

الصاد المہملہ

وہ رتبے تمنے پائی خاص یا محبوب سبحانی
ہے حیران فکر کا غواص یا محبوب سبحانی

وہ ہو جاتا ہے مخصوصون مین داخل جسے تم کر لیتے
جسے ہو آپ سے اخلاص یا محبوب سبحانی

ظفر پائی مظفر نے سفر مین اور قضا مدلی
کیا جب تمنے ستر خاص یا محبوب سبحانی

اگرچہ شہسوار معرفت کو بہری حجاب بہی
نشان تہا لطافت معطوف یا محبوب سبحانی

فضل رسول پاک اپنی یاد کے مجھکو
اسی خدمت مین رکہنا مصروف یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کے عیب پوشی حشر مین کرنا
نہ پردہ اسکا ہو مکشوف یا محبوب سبحانی

کرون مین کیا تری توصیف یا محبوب سبحانی
کہ سر جا ہے تری تعریف یا محبوب سبحانی

ملا قدرت کا منصب قلوب اہل عالم کے
خدا نے تمکو دی تصریف یا محبوب سبحانی

سنا دعوت مین تم ہمتا دکس کے آن واحد مین
سر اک جا لگئے تشریف یا محبوب سبحانی

فتوح غیب پائی اور جواہر رحمت حق کے
نہی جو آپکی تالیف یا محبوب سبحانی

مریدی لا تخف تیرہ کر فقیر قادری خوش ہے
عدو کرتے ہین گو تخویف یا محبوب سبحانی

ہوا عاجز ترا وصاف یا محبوب سبحانی
کہ ہے تو جامع الاوصاف یا محبوب سبحانی

عمل مین علم مین عرفان مین اولی اللہ کیا ہو
نسب مین اشرف الاشراف یا محبوب سبحانی

تصرف کیا لکھون تیرا کہ تہا خود ضمیر قدرت
تری سرکار کا صراف یا محبوب سبحانی

کیا تہا صدر شیخ سہروردی کا تہ سے تو نے
کلامی علم سے سب صاف یا محبوب سبحانی

نہ پہیرا چور کو خالی بدل کر دیا ابدال
بیان کیا ہون تری الطاف یا محبوب سبحانی

نہ تہا تم حنبلی مذہب ہو لیکن سبکی مالک ہو
تو واقف ہون دیا احناف یا محبوب سبحانی

عیان کر تجہہ پہ سب جو کچہ ہے صحرا و دریا مین
دیا بالائے کوہ قاف یا محبوب سبحانی

مشارق اور مغارب صاف سب تیری نظر میں ہیں ۔ نشان شیشۂ شفاف یا محبوب سبحانی

ہیں راز دل مکشوف سب بارا قدس میں ۔ کہ تم راز دل کے ہو کشاف یا محبوب سبحانی

بفضل رسول اللہ مجھکو اپنا کر لے تو ۔ کہ جیسے تھی مرے اسلاف یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کی ہے دعا لب یا دین تیرے
رہیں تیں اور رہے احناف یا محبوب سبحانی

جو تم گردو رجوعی ژرف یا محبوب سبحانی ۔ بیا بدست بگیر عرف یا محبوب سبحانی

خزائن بے نہایت مرا خالق عطا کردہ ۔ بکن چندانکہ خواہی صرف یا محبوب سبحانی

سنہری حکمن تری حد اینا لکھنا کی تری ہے ۔ سیاہی ہو دیا شنجرف یا محبوب سبحانی

زمین کیا بازوہ اجرام علوی بھی معطر ہیں ۔ مہکتی ہے وہ تیری عرف یا محبوب سبحانی

گیارہ میں رسول یار کتے کتنے تیری ہے ۔ لقب میں تیری جیسی حرف یا محبوب سبحانی

جلا دل آتش ہجران اے تو وصل کا ابر ۔ ملا دو مجھکو ٹھنڈا برف یا محبوب سبحانی

فقیر قادری دولت میں شہنشاہ غنی ہے تو
کرم سے تیرے کی الطاف یا محبوب سبحانی

القاف

ہوئے تم اولیا برطاق یا محبوب سبحانی ۔ نہیں ہے اسمیں کچھ اغراق یا محبوب سبحانی

خدا نے جب تمہیں کو تیرے عالی مرتبہ بخشا ۔ جھکیں سب کی ہیں اعناق یا محبوب سبحانی

قدم تیرا تمامی اولیا کے گردنوں پر ہے ۔ بحکم حق علی الاطلاق یا محبوب سبحانی

تمہا تو رحمت عالم کا ہے فرزند پھر کیونکر
نہوتا منبع اشفاق یا محبوب سبحانی

نمونہ خلق میں ہیں بس علی خلق عظیم کے
ترے والقدس اخلاق یا محبوب سبحانی

جسے اس وقت جو چاہا دیا اسکا بیاں کیا ہو
کہ بیحد ہے ترا انفاق یا محبوب سبحانی

ترے افطار کو لاتی ملائک آسمان پر سے
غذا سے خلد کے اطباق یا محبوب سبحانی

کوانہ فلسفت کے یک نظر میں تیری فرانگی
فضائل کے ہوئے اوراق یا محبوب سبحانی

عنایت سے خدا کے مثل آئینہ کے روشن ہے
تمہارے آگے سب آفاق یا محبوب سبحانی

علاسو کیے ہے تو لیلیا ایمان پہ مرنے کا
خدا سے آپنے میثاق یا محبوب سبحانی

پے فضل رسول اک مجکو خاک پا دیدے
نہیں ہے حاجت تریاق یا محبوب سبحانی

کیا مجکو فقیر قادری ہے مہرباں مجھ پہ
ترے صدقہ مرا خلاق یا محبوب سبحانی

تری عاشق ہیں سب مخلوق یا محبوب سبحانی
کہ تو خالق کا ہے معشوق یا محبوب سبحانی

تمامی اولیا دہر سے فائق ہی تیری ذات
وہ ہوں سابق و یا مسبوق یا محبوب سبحانی

کیا لوق اطاعت گردنوں میں اولیا نے جب
ترا فرمان ہوا منطوق یا محبوب سبحانی

پے فضل رسول اب مجکو کر دے لطف سے مقرون دل
نہ اپنے در سے کر کہہ مفروق یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کے لیے خبر جلدی کہ اب اسکا
ہوا ہے غم سے دل مشقوق یا محبوب سبحانی

مجھے دے خیر کی توفیق یا محبوب سبحانی
نکر تقدیر اب تعویق یا محبوب سبحانی

خدا کے فضل سے ہی حکم تیرا جاری ہی ساری — زمین سے لیکے تا افلاک یا محبوب سبحانی

ترا ہر سابق و لاحق سے مختار ولایت میں — تمہارا توسن چالاک یا محبوب سبحانی

و تو جنی شجاب الکمال تاج ہے تیرا — طراز عزم سے پوشاک یا محبوب سبحانی

جبین گھسنے سے تیرے دیدہ حسنین اپنا سر کھینچا — ملی مٹی میں انکی ناک یا محبوب سبحانی

سخی ابن سخی ہے تو آیا عن جد بھلا کب ہے — گھرانے میں تیری امساک یا محبوب سبحانی

تری فضل و کرم کے ناز بردار غوث اعظم میں — ہوا ہوں سخت بیباک یا محبوب سبحانی

حفاظت کو مری واللہ تیرا نام کافی ہے — عدو ہو گو بڑا سفاک یا محبوب سبحانی

مجھے ایمان سے اولاد سے عزت سے رکھنا خوش — نکرنا مجکو تم غمناک یا محبوب سبحانی

قسم ہے تم فضلی کا مجکو شربت دو شہادت کا — بہ فضل رسول پاک یا محبوب سبحانی

فقیر قادری سر لطف تیری راہ تکتا ہے
اسی در کی ہے اسکو تاک یا محبوب سبحانی

الکاف الفارسی

زکہ دنیا سے مجکو لاگ یا محبوب سبحانی — بجھا دے حرص کی سب آگ یا محبوب سبحانی

سنا قب کا تمہارے ورد سے ہو گا بجا جاگا — تمہارا گانے ہیں سب راگ یا محبوب سبحانی

پڑا ہے خواب غفلت میں جو میرا طالع خفتہ — اسی ٹھوکر سے کہدو جاگ یا محبوب سبحانی

مرے کا جو عداوت سے تمہاری کہہ سے اسکو — جہنم کے دہکتی آگ یا محبوب سبحانی

مرا ہے نفس سرکش تند خو تم لطف سے دیدو — مرے قبضہ میں اسکی باگ یا محبوب سبحانی

نہیں ہم جو شیدا ہوں ختم اشجار کی تاچین ... سیاہی بجز کے ہوں بھاگ یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کو ترا بندہ خلق کہتی ہے
اُسکا کیا ہی اچھا بھاگ یا محبوب سبحانی

اللام

خدا کنے در کے تم مقبول یا محبوب سبحانی ... ابنی بہر باغ کے تم پھول یا محبوب سبحانی

وہ چہتا ہے خدا ہے گر ہو حسین شاہا ... تمہارے در کے اے کرد مول یا محبوب سبحانی

نشان ہی غوث اعظم بس عظیم الشان ہی تیرا ... تری شمشیر ہے مسلول یا محبوب سبحانی

نہ عابد ہوں نہ زاہد ہوں وظیفہ نام کا تیرے ... مرا ہی روز و شب معمول یا محبوب سبحانی

کرو تم جسکی نصرت بس وہ منصور و مظفر ہو ... کہیں ہرگز نہ شد ملول یا محبوب سبحانی

پڑھا تھا یا لکھا تھا علم دنیا جسقدر میں نے ... گیا اُن سب کو جن وہ بھول یا محبوب سبحانی

رہیں شاہا میری اولاد و احباب روز و شب ... کرم میں تیرے سے شمول یا محبوب سبحانی

ہے فضل رسول اب تجھسی میری یہ تمنا ہے ... رکھے اپنی یاد میں مشغول یا محبوب سبحانی

فقیر قادری شاعر نہیں بس ہی یہ حوقت دل
جابت آپ سے مامول یا محبوب سبحانی

ترا مولد جو ہے جیل یا محبوب سبحانی ... ہوا وہ واجب التعمیل یا محبوب سبحانی۔

ہوا بغداد روضہ سے ترے وہ بیضا شاہا ... بنا ہی خلد سی تمثیل یا محبوب سبحانی۔

قدم رکھنے سے سارے اولیا کے گردن پر ہے ... ہوئی ثابت تری تفضیل یا محبوب سبحانی

تمامی اولیاء اللہ کرتے ہیں بصد عزت ۔۔ تری اقدام کی تقبیل یا محبوب سبحانی

نہ تھا کچھ حکم تیرا انس و جن پر بس کہ کرتے تھے ۔۔ ملائک حکم کی تعمیل یا محبوب سبحانی

گری مجلس میں تیری اپنی حیوانی کے باعث سے ۔۔ غضب سے تیرے مر کر چیل یا محبوب سبحانی

کرم سے تو نے اپنے ہاتھ سے پھر زندگی بخشی ۔۔ کہ اڑ کر ہوگئی چند ہاسیل یا محبوب سبحانی

ادھر ہے تو دعا کرتا ادھر ہے بس خدا کرتا ۔۔ قضا کی حکم کی تبدیل یا محبوب سبحانی

مجھے غوث دو عالم عزت ہر دو جہان دیدے ۔۔ روا اب رکھتے ہی تذلیل یا محبوب سبحانی

پئے فضل رسول اب پیر القضات مت گوارا کیجیے ۔۔ مری بیدکر تکمیل یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کے حق میں آخر ہو چکی تاخیر
مناسب اب تو ہے تعجیل یا محبوب سبحانی

لکھوں کیونکر ترے احوال یا محبوب سبحانی ۔۔ مرا عاجز ہے نطق و قال یا محبوب سبحانی

کبھی ترسا کو گاہی چور کو ہی آپ نے فوراً ۔۔ کیا از زمرہ ابدال یا محبوب سبحانی

تری درگاہ کے کتے نے کہا یا شیر بیشے میں ۔۔ بیان کیا ہو ترا اجلال یا محبوب سبحانی

مسخر امر تھا جس دم برسنے کو کہا برسا ۔۔ کہا جب کھل کھلا فی الحال یا محبوب سبحانی

مری اولاد کو صدقہ میں اپنی آل کو کر دے ۔۔ عطا دارین کا اقبال یا محبوب سبحانی

ہوا ہوں میں پریشان حال جلدی مجھ پہ کر اینا ۔۔ پئے فضل رسول افضال یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کو پھر مدینہ اپنی قدرت سے
دکھا اب کی سال یا محبوب سبحانی

الميم

اگر ابلہ ہوں خستہ اثیم یا محبوب سبحانی — نہ تیرا وصف ہو تفہیم یا محبوب سبحانی

بہت پایا ہے جی نے جنکو سود تخت نیابت پر — کہا سر پر تیری وہیم [?] یا محبوب سبحانی

لباس خاص محبوبی پہنایا عام جلسہ میں — مخصص تو ہے بالتعمیم یا محبوب سبحانی

قدم تمنے رکھا سب اولیا کی جنکہ گردن پر — کیا سب نے اسی تسلیم یا محبوب سبحانی

ہوا قطب اکرم سارے عالم کا زمانہ میں — تری عالم میں ہی تکریم یا محبوب سبحانی

ہوا غوث اعظم میں عالم دہر کی کرنے — بلند عظمت تری تعظیم یا محبوب سبحانی

علاوہ جو دو اسرار علم تجکو سکہئے بالکل — علیم پاک نے تعلیم یا محبوب سبحانی

تری نسبت ہیں حسن سبط محمد تک شمار جا — ترا نسب ہے شمار سیم [?] یا محبوب سبحانی

ہوا قدم جامع دین محمد ہوکے محی الدین — ہے یہہ ہی ہر لب حمیم [?] یا محبوب سبحانی

دے فضل رسول کا مست ساقی کوثر — مجھے بھی دے مئی تسنیم یا محبوب سبحانی۔

فقیر قادری ہوں مجکو بھی تیرے بہروسے پر
کسکا ہے نہ خوف و بیم یا محبوب سبحانی ۲۲

تری ہی نسبت جہت میں دہوم یا محبوب سبحانی — نہیں ہی کسکو یہ معلوم یا محبوب سبحانی

قدم تیرا ہے جملہ اولیاء اللہ کے سر پر — کہ تو حاکم ہے وہ محکوم یا محبوب سبحانی

ہے تیرا تخت تو بغداد میں پر سب سے زمین — حجاز و ہند و شام و روم یا محبوب سبحانی

ریاضت شاقہ کی آپنے کیا رنج عجمی میں — تجکہا مدتوں مطعوم یا محبوب سبحانی

دل و دغم کو فرحت سے الم کو سیر راحت سے
نہ رکھو مجکو اب مغموم یا محبوب سبحانی

ہیں عاجز تو قوی ہیں بندہ تو مولا ہے مجکو
بچا شہا از شر نفس شوم یا محبوب سبحانی

الغرض قسمت بھی ہے میری تو بد
بدلوا دو مرا مقسوم یا محبوب سبحانی

اکا لطف ہے احسان ہے نعمت ہے کرم
ہے تیرے اسم سے موسوم یا محبوب سبحانی

فضل سے اچھا کیا تھا فضل کا بیٹا
کہ تھا مفلوج اور مجذوم یا محبوب سبحانی

فضل رسول اب فضل سے مجکو بھی شاہا
مشرف کر نہ رکھ محروم یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کا نام دفتر میں شہا تیرے
ثنا خوانوں کے ہو مرقوم یا محبوب سبحانی

سدا اپنا رہوں غلام یا محبوب سبحانی
ترا وصف ہو ارقام یا محبوب سبحانی

ملی ہیں مجکو نعمتیں دارین کی
بفضل قادر منعام یا محبوب سبحانی

سلسلہ میں بھی قادری ہوں آپ کا شجرہ
پڑھا کرتا ہوں صبح و شام یا محبوب سبحانی

بحق حضرت شاہ رسل سردار جز و کل
مجھے دے لذت اسلام یا محبوب سبحانی

بحق حضرت مولا علی مشکل کو آسان کر
مرے مقصد کا کر انجام یا محبوب سبحانی

بحق حضرت حسین ابن علی شاہ شہیدان اب
مرادیں میری سب ہوں تمام یا محبوب سبحانی

بحق حضرت عابد بحق حضرت باقر
عطا کر مجکو کچھ انعام یا محبوب سبحانی

بحق حضرت صادق بحق حضرت کاظم
نہ رکھ اب مجکو تو ناکام یا محبوب سبحانی

بحق حضرت موسی رضا و خواجہ معروف
مرے سب دور کر آلام یا محبوب سبحانی

بحق حضرت موسیٰ رضا و خواجہ معروف — مرے سب دور کر آلام یا محبوب سبحانی

لیے حضرت سری و ہم جنید و ہم لیے شبلی — مجھے کر سرحق الہام یا محبوب سبحانی

لیے بوالفضل و بوالفرح طفیل بوالحسن رکھنا — مجھے با عزت و آرام یا محبوب سبحانی

بحق بوسعید اب تو سعادت دیکے کر مجھکو — سعید آغاز و سعد انجام یا محبوب سبحانی

بحق ذات والا نجبۃ اب اے قطب الکرم کر — کرامت سے کرم اکرام یا محبوب سبحانی

بحق عبد رزاق و ابو صالح عطا فرما — صلاح کار ہر ہنگام یا محبوب سبحانی

لیے بونصر ہر دم سیری کر کے ثابت رکھہ — رہ حق پر مری اقدام یا محبوب سبحانی

لیے سید علی و سید موسیٰ خدا سے تو — مرے سب بخشوا آثام یا محبوب سبحانی

لیے سید حسن ہم سید احمد بچا مجھکو — ز شر حاسد و نمام یا محبوب سبحانی

لیے شاہ بہاء الدین و ابراہیم رکھہ مجھکو — ملے عرفان سے شیریں کام یا محبوب سبحانی

لیے شاہ بھکاری ہم لیے قاضی ضیاء الدین — رہ دین کے دکھا اعلام یا محبوب سبحانی

جمال اولیا سید محمد کی تصدق میں — مٹا دے میرے سب اجرام یا محبوب سبحانی

طفیل سید احمد بحق شاہ فضل اللہ — غموں کا میرے کر اعدام یا محبوب سبحانی

بحق شاہ بوالبرکات کر خوشبوی عرفان سے — مشام جان کا اب اشمام یا محبوب سبحانی

بحق حضرت آل محمد نفس میرے — بحکم شرع کر دے رام یا محبوب سبحانی

بحق شاہ حمزہ دشمنوں سے لیے بچا مجھکو — رہا پاہوں و با حکام یا محبوب سبحانی

لیے اچھے میاں حضرت جناب آل احمد اب — بھلے کر دے مرے ایام یا محبوب سبحانی

سبھی حضرت عبد المجید اب لطف سے اپنے
بنا دے میرے بگڑے کام یا محبوب سبحانی

سبھی مرشد برحق کہ جو تیری توجہ سے
شریعت کی ہوئی صمصام یا محبوب سبحانی

وہ جنپر تونے عین فضل سے نعمت بکا تہا
طریقت کی کیا اتمام یا محبوب سبحانی

وہ مست بادہ عرفان کہ جنکو لطف سے تمنے
پلایا معرفت کا جام یا محبوب سبحانی

وہ عین عین حق جنکو سر حقیقت کا
عیاں تمنے خود افہام یا محبوب سبحانی

وہ جنکو اپنا بیداری میں تہا بغداد میں تمنے
دکہایا چہرۂ گلفام یا محبوب سبحانی

وہ جس نے ملک ہندوستان میں تا سیدی تیرے
شیاطین کا کیا ارغام یا محبوب سبحانی

وہ جنکی ذات اشرف سے تری طاعت ہیں سب واقف
حجاز و مصر و روم و شام یا محبوب سبحانی

نبی فضل رسول اک جنکی ہاتہ سے ہی پہلا
جہان میں تیرا فیض عام یا محبوب سبحانی

مری اے دستگیر دو جہان اب دستگیری کر
گرا ہوں مجکو اب لے تہام یا محبوب سبحانی

مری ہو عافیت بالخیر صدقہ ان بزرگوں کا
کہ ہوں میں احقر خدام یا محبوب سبحانی

فقیر عبد قادر قادری نازاں ہو نہ کیونکر
کیا حق نے ترا اہتمام یا محبوب سبحانی

النون

کرو مشکل مری آسان یا محبوب سبحانی
ہوا ہوں میں بہت حیران یا محبوب سبحانی

جناب سرور عالم کے تم عالم میں نائب ہو
تمہارا عام ہے فرمان یا محبوب سبحانی

دل و جان سے ہو سردار ان شاہان جہان کے ہو
رسول خلق کی تہے جو جان یا محبوب سبحانی

قدم سر پہ ہے آپکا سب اولیاء اللہ کے — جو منکر ہے وہ ہے نادان یا محبوب سبحانی

مجھے دو صدق ایمان حضرت صدیق کے صدقے — رکھو ثابت میرا ایمان یا محبوب سبحانے

بچاؤ مجھکو شیطان سے بے فاروق اعظم تم — گریزاں جن سے تھا شیطان یا محبوب سبحانی

عطا ہو نور باطن میرے دلکو بہر ذوالنورین — کہ تھے وہ جامع القرآن یا محبوب سبحانی

رضاء حق مجھے بہر جناب مرتضیٰ دیدو — کہ پاؤں روضہ رضوان یا محبوب سبحانی

سقانی الحب کے مستوں کے صدقہ میں مجھے جلدی — چکھا دو تم مئے عرفان یا محبوب سبحانی

ہے فضل رسول اک مجھے فضل ہو تیرا — رسول انام پر فدا ہر آن یا محبوب سبحانی

فقیر قادری ہوں نام عبداللہ ورد ہے میرا
لیا ہے آپ کا داماں یا محبوب سبحانے

تمہارے نام کی تضمین یا محبوب سبحانی — مرے دیوان کی ہے تزئین یا محبوب سبحانی

نہیں شاعر مگر برکت سے تیری رنگ قدرت کے — ہوا میرا بیان رنگین یا محبوب سبحانی

ملا جب تمکو حق سے کن فکان کا مرتبہ شاہا — ہوا تو صاحب تکوین یا محبوب سبحانی

تھا تخت عراقی جناب سہروردی کو — عنایت تو نے کی تمکین یا محبوب سبحانی

تری ہی لطف سے ٹھہرے ہیں شاہ نقشبند سلطاں — مرے خواجہ معین الدین یا محبوب سبحانی

جما فارس میں تجھ سے نقش شیخ نقشبندی کا — کہ تھے وہ تیرے خوشہ چین یا محبوب سبحانی

ہوا اعلیٰ ہا کہ ادنیٰ سب کو ہے حاجت تری در کی — ہے شہ بھی صورت مسکین یا محبوب سبحانی

خدا کی مار ہو اسپر نبی کی ہو پھٹکار — کرے جو آپکی توہین یا محبوب سبحانی

نشہ ہا پہیلی ہے جیسے تیرے باغ خلق کی خوشبو — خجل ہیں سنبل و نسرین یا محبوب سبحانی
بے فضل رسول اللہ ہیں ہون اب دعا کرتا — کہو تقلید تم آمین یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کی گور مین تقلید فرمانا
تم اگر اسکو خود تلقین یا محبوب سبحانی

خوشی سے مجکو کر مقرون یا محبوب سبحانی — نہ رکھ اب مجکو تو محزون یا محبوب سبحانی
جلال حکم سے تیرے لگا بہنے اشارہ مین — رنج دنیا زر زر سے خون یا محبوب سبحانی
تصرف تیرا جن و انس پہ ہے ہر ذہن ہر ذی عقل — جو منکر ہے وہ ہی مجنون یا محبوب سبحانی
وہ عالی شان ہے تیری کہ سب اہل سلاسل ہیں — ترے احسان کے مرہون یا محبوب سبحانی
جناب حق تعالی نے تجھے اپنی عنایت سے — تصرف کا کیا ماذون یا محبوب سبحانی
بعزم مدد جو آیا فوج لشکر شاہ کا بیٹا — ہوا وہ غیب سے جیحون یا محبوب سبحانی
جناب سرور عالم کے پھر فرمان سے اسکو — کیا تہا آپ نے ممنون یا محبوب سبحانی
بے فضل رسول پاک تو اول ضلالت کی — مجھے فتنوں سے رکھ مامون یا محبوب سبحانی

فقیر قادری سے تم ذرا ایلہ پر آجانا
عمل جب اسکی ہون موزون یا محبوب سبحانی

الواو

جو تیرے در کا خاک کو ہو یا محبوب سبحانی — تو اُسکا خلد پر قابو ہو یا محبوب سبحانی
حقیقت اسکی آگے کیا گلاب و مشک کی خوشبو — نزی کوچہ کی سونگھی بو ہو یا محبوب سبحانی

تری افضال کا احسان کا کیا شکر ہو مجھ سے
زبان گو میرا ہر اک مو ہو یا محبوب سبحانی

رہے وہ ابرو سے ابر رحمت اوس طرف برسے
جدھر تیرا خم ابرو ہو یا محبوب سبحانی

تمہارے نام کی تاثیر سے سب دفع ہوتا ہے
بلا ہو فکر ہو جادو ہو یا محبوب سبحانی

بے فضل رسول اللہ میرے سب گناہونکی
کرم سے تیری شست و شو ہو یا محبوب سبحانی

رہے کیا خوف آفات جہان سے دل مین جب حامی
فقیر قادری کا تو ہو یا محبوب سبحانی

الھاء

ترے چہرہ کی ہے تشبیہ یا محبوب سبحانی
مہ و خورشید سے تمویہ یا محبوب سبحانی

قدم کا تیرے جو منکر ہوا ہی اسکی غرائی
خدا نے غیب سے تنبیہ یا محبوب سبحانی

نظر سے جو گرے تیرے وہ ہو مردود کل اسے
سجین سب کہکے نظر فیہ یا محبوب سبحانی

مقابل تیرے حکم عام کے ہرگز نہین چلتی
کسی کی کوئی کچھہ توجیہ یا محبوب سبحانی

رفاہ دو جہان کا ہے فقیر قادری طالب
مناسب اسکی ہے ترفیہ یا محبوب سبحانی

لکھون کیا تیرا عز و جاہ یا محبوب سبحانی
کہ عالی ہی تری درگاہ یا محبوب سبحانی

تری تعریف مین مضمون عالی تیری منصب کا
نہین ملتا مجھے دلخواہ یا محبوب سبحانی

کہان ہے اولیا دہر کو تجھسی شہا نسبت
رعیت وہ تو انکا شاہ یا محبوب سبحانی -

اگر افراد بھی ہین تو بھی کم ہین تجھسی رتبہ مین
وہ ہین مثل سہا تو ماہ یا محبوب سبحانی

زنہ غوث ہی نظر سے تیری گو ٹو کو دیکھی
لگے ملنے مثال گاہ یا محبوب سبحانی

مرے تم بخت کو بیدار کرکے خواب میں مجھکو
مجھے دیدار اپنا گاہ یا محبوب سبحانی

غلام خاندانی ہیں ہوں غوث دو جہانی تم
نہوں کیوں اپنا حصہ واہ یا محبوب سبحانی

بھٹکتا ٹھوکریں کھاتا پھریں اب بند گلیوں تک
دکھا دو مجکو اپنی راہ یا محبوب سبحانی

بلالو پھر مجھے بغداد میں اب دل لگی میرے
مٹی دو آتش کی چاہ یا محبوب سبحانی

پیاسا ہوں سجھادو آگ میری آج تم سے
لیئے فضل رسول اللہ یا محبوب سبحانی

فقیری دری پر ہو عنایت کی نظر جلدی
کرے کب تک فغان و آہ یا محبوب سبحانی

الیا

ترا وہ رتبہ علیا ہی یا محبوب سبحانی
کہ اک عالم ترا شیدا ہے یا محبوب سبحانی

سروں پر گردنوں پر اولیاء اللہ کے یکسر
بامر حق قدم تیرا ہے یا محبوب سبحانی

وہ قدرت حق نے بھی تمکو کہ سارا ماجرا تمنے
قضا کا خواب سے بدلا ہے یا محبوب سبحانی

ہوا ہے تجربہ لاکھوں جگہہ لاکھوں بلاؤں کو
تمہارے نام نے ٹالا ہے یا محبوب سبحانی

ترا بندہ ترا خادم معین الدین اوسطی سے تو
مرا مولا مرا آقا ہے یا محبوب سبحانی

شہا فضل رسول پاک کے صدقے کرم کردے
وسیلہ مجکو بس انکا ہے یا محبوب سبحانی

فقیر قادری زاہد نہیں صوفی نہیں لیکن
تری دربار کا کتا ہے یا محبوب سبحانی

ترا دربار ربانی ہی یا محبوب سبحانی
کہ تہا ہی تری دربانی ہی یا محبوب سبحانی

ترے دربان کی کمال کو کہا کرتے ہین سب کملا
ہے از دیباکے کا نشانی ہی یا محبوب سبحانی

قدم تیرا سرون پر رکھہ کی تقدیم آپکی یعنی
سب اہل اللہ کے ثانی ہی یا محبوب سبحانی

بقدر معرفت ہر اک تری تعریف کرتا ہے
حقیقت کسنی پہچانی ہے یا محبوب سبحانی

تری ای غوث اعظم ہے جو عظمت اسکی کیفیت
بیان کیونکر ہو وہ حیرانی ہے یا محبوب سبحانی

بقول خواجہ قطب الدین ہے سر قدپر ورستے آیا
لیا ہیں اعظم الشان ہے یا محبوب سبحانی

جناب سرور ہر دو جہان کے رخ کا آئینہ
تری پر نور پیشانی ہے یا محبوب سبحانی

تمامی اولیا کو تیرے ہی دربار رحمت سی
ملا سب فیض روحانی ہے یا محبوب سبحانی

نظام کا محبوب الہی ہے مشہور تہا جنکے
عیان ذرہ سے درافشانی ہی یا محبوب سبحانی

امیر ابو العلی کو تو نے وہ منصب دیا عالی
کہ قاصر نطق انسانی ہے یا محبوب سبحانی

تہا وہ ذات ہے تیری کہ دلسی خواجہ باقی
اطاعت مین تری فانی ہے یا محبوب سبحانی

تری خاک قدم مین ہی تہا ہر چیز کی تسخیر
ہوا آتش آگ ہی پانی ہے یا محبوب سبحانی

بیان کیا ہو تری قوت تہا لوکسکا یو تا ہے
ترا جد شیر یزدانی ہے یا محبوب سبحانی

فصاحت ہے بلاغت سی معرا ہی بیان میرا
زبان بھی ہیری دہقانی ہی یا محبوب سبحانی

مگر مجکو بھی ان باتون کی تہا کچہہ نہین پروا
مرا مقصد ثنا خوانی ہی یا محبوب سبحانی

مین کہوتا ہون کہرا کر دو جہان کر دو ہم تہی
نہین ہر شی کی آسانی ہے یا محبوب سبحانی

کرم مین دوسرا تجھسا نہین تہا اگر میرا
برائی مین نہ اب ثانی ہے یا محبوب سبحانی

کرم کر عاجز کو نہیں رہی بھی تجھکو دی حق نے ۔ تمہا تکوین اکوانی ہے یا محبوب سبحانی

مری سب کام بنتے ہیں تمہارے لب ہلانے سے ۔ ہر اک کیوں ہو دیر حیرانی ہے یا محبوب سبحانی

میں اب کب مانتا ہوں پر لئے اٹھتا نہیں ہرگز ۔ سے دل میں بشر اب تھانی ہے یا محبوب سبحانی

گزارش مختصر کرتا ہوں تنہا مصلحت یہ ہے ۔ دگر نہ قصۂ طولانی ہے یا محبوب سبحانی

تنہا میں ناتواں تیرا غلام خاندانی ہوں ۔ تو میرا جان ہے جانی یا محبوب سبحانی

مرے اس چھوٹی منہ پر نہیں زیبا گو بڑی بات یہ ۔ کرم کی تیری جولانی ہے یا محبوب سبحانی

کہا کرتے ہیں مہمان طفیلی کے کرم ہوں تیرے ۔ زیادہ تیری لت جانی ہے یا محبوب سبحانی

طفیل غوث فضل رسول اب مجھکو سب کچھ دے ۔ ترے گھر میری مہمانی ہے یا محبوب سبحانی

فقیر قادری کا تم سے اب مطلب بڑا سب سے
عطا ہو نور ایمانی ہے یا محبوب سبحانی

ترا وہ روضۂ عالی ہے یا محبوب سبحانی ۔ کہاں خلد سب خالی ہے یا محبوب سبحانی

ہے سر روشن سے روز و شب فروزاں نور کا جلوہ ۔ تری روضہ کی کیا جالی ہے یا محبوب سبحانی

ولایت کی علی جیسا اور تم کل اور ولی سارے ۔ کوئی پتا کوئی ڈالی ہے یا محبوب سبحانی

جناب حق سے تو نے حق میں اپنے سب مریدوں کے ۔ سند غفران کی لکھوالی ہے یا محبوب سبحانی

تری ہی نام کی برکت سے مجھکو دونوں عالم میں ۔ بلا سے فارغ البالی ہے یا محبوب سبحانی

کیا ہے اہل مجد و فضل نے مجھکو ترا ہمنام ۔ یہ میرے حق میں خوش فالی ہے یا محبوب سبحانی

مری اولاد و احباب کا بھی بس کرم تیرا ۔ کفیل جانی و مالی ہے یا محبوب سبحانی

کفالت میں وہ سب کی ہیں جو حق تعالیٰ نے	ولی تو ہی خدا والی ہے یا محبوب سبحانی
شہا فضل رسول اللہ سے بندہ گنہگار ہے راہ	ترے دربار کی بالی ہے یا محبوب سبحانی
فقیر قادری شہ آل کی گرچہ گو وہ	عمل سے علم سے خالی ہے یا محبوب سبحانی

میں شاعر کب ہوں پر اپنی کہانی سب کہہ دی ہے
کرم کی تیرے گدائی نے ہے یا محبوب سبحانی

تمت

تاریخ جمع دیوان منقبت از جناب مؤلف

امام ہر ولی ہیں یا لقب ہیں محبوب سبحانی	نبی کے دین کے ہیں رکن رکین محبوب سبحانی
ولایت کی سند سب اولیا کو انہی سے ملتی ہے	کہیں ہیں مہر ولایت کی نگین محبوب سبحانی
ہوا جو انکی سائل نعمت دارین پاتا ہے	سوالی محروم کرتے ہیں کہیں محبوب سبحانی
فقیر قادری بھی مانگ کر یہ دیوان ہوا حاضر	کہ سائل سے نہیں کہتے نہیں محبوب سبحانی

کہا ہاتف نے للہ تاریخ ترتیب ہوا کی
ستار وصف شاہنشاہ دین محبوب سبحانی

۱۲۹۹

تاریخ جمع دیوان منقبت از مولوی انوار الحق صاحب انوار

مقبول غوث پاک ہے دیوان منقبت	قربان ہیں وہ قلوب جنہیں ہے منقبت پسند
انوار دی ہے خبر مجھے اکبر سروش نے	پیران پیر نے ہے وہ کی منقبت پسند

۱۲۹۹

منقبت اہل بیت عظام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعت سے اوس شاہ کی عاجز مری تقریر ہے — جا بجا جسکی صفت قرآن مین خود تحریر ہے

ہر نبی کا حکم اونکی قوم پر مخصوص تھا — رحمت عالم کا حکم عام عالمگیر ہے

ہر کتاب آسمانی سے ہے بشر آپ کی — ہر نبی سے خیر مقدم کی ہوئی تبشیر ہے

صاحب قوسین ہین اور تاجدار رسالت — اونکی نسبت خاک سے شرمندہ تنویر ہے

ہے نبوت آپ کی سب انبیا سے بیشتر — حکمت حق سے ہوئی اظہار مین تاخیر ہے

آپ کے سوء ادب سے سب عمل ہوتے ہین حبط — آیت لا تجہروا مین حق نے کی تحذیر ہے

نعت شاہ دین مین آنا مدح اہل بیت کا — اہل بیت کی حق مین لذت بخش قند و شیر ہے

کیا لکھے توصیف بندہ اہل بیت پاک کی — شان مین جنکی کہ نازل آیت تطہیر ہے

ہو گی جب جنت کو جائینگی جناب سیدہ — بند چشم اہل محشر واہ کیا توقیر ہے

نص قطعی سے فرمایا رسول اللہ نے — خیر کو غیر کل سمجھنا وہم کی تاثیر ہے

لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار — وہ خدا کا شیر و شاہ دین کی شمشیر ہے

شہر علم دین نبی ہیں باب ہیں مولی علی
مصحف ناطق ہیں ہر بات پر تاثیر ہے

ہے کمال ظاہر ایمان کا انہیں سے ظہور
ملک باطن پر علی کا قبضہ تسخیر ہے

کحل چشم اولیا خاک کیا ہے بوتراب
آستاں کا اونکی ہر ذرہ بے از اکسیر ہے

سیرت سبطین ہے سیرت رسول اللہ کی
اونکی صورت بھی رسول اللہ کی تصویر ہے

دونوں سلطان جہان جنان ہیں بے گمان
اونکا عاشق جان و دل سے جوان و پیر ہے

ہے خطا خوشبو کو اونکی گر لکھوں مشک ختن
ہیں ریحان نبی کی بس یہ تحقیر ہے

دوش احسن پر رسول اللہ کے حسن و حسین
جلوہ نور علی نور کی اک تنویر ہے

راکب دوش نبی کا آہ سر نیزہ پر ہو
واہ واہ سرداری جنت کی کیا تقدیر ہے

دیکھو شان کبریا نیزوں کا اور آن کے اوپر
اور ادہر اللہ اکبر نعرۂ تکبیر ہے

راہ حق میں کر دیا سجدے میں قربان اپنا سر
ایسے واسجد واقترب کی کسنی کی تفسیر ہے

سبط سبطین نبی ہیں غوث اعظم بالیقین
حلقہ پیران سلاسل کا وہ بیشک پیر ہے

ہیں فدائے اہل بیت مخلص ... ب ایک
کیا فقیر قادری ہے بھی وہ اوجوش تقدیر ہے

تاثیر کا یہ کچھ بھی کی حال ہے
نسل علی میں حصہ محمد کی آل ہے

دم سے نبی کے دم ہے علی کا جو متحد
کیا اون میں اتحاد ہے کیا اتصال ہے

موجود ہیں علی میں محمد کی سب صفات
ہاں اک نبوت اون میں نہیں جو محال ہے

نسبت علی کی ایسی محمد سے ہے کہ ربط
ہارون کا کلیم سے جسکی مثال ہے

دیدار انکا عین عبادت خدا کی ہے
کیا جذا علی ولی کا جمال ہے

خیبر کی فتح ارض پہ اور آسمان پہ
ایمان کا کمال محبت علی کی ہے
یادِ علی سے راست جہان جہانیان
ہیں غوث پاک نائب شیر خدا یہ ان
روح حسین راحت جان جن ہین وہ
مانگو نہ کیون فیض جناب امیر سے
ممدوح اپنا وہ شہ عالیمقام ہے
ہیں جان پاک صاحب لولاک یہ جناب
فرزند مصطفیٰ کے ہیں فرزند مرتضیٰ
داخل ہیں چار یار میں وہ شاہ نامدار
وہ مرتبہ کہان کہ علی سے تھا مسعود
ہو کیون نہ خاک کیمیا سے علی کیمیائی فیض
ہے انکی باب فیض ولایت کا افتتاح
باطن کے جو امام ہیں نسل نبی پاک بعد
پیران پیر دل میں جناب امیر کے
مست شراب عشق نبی ہو کے پیا
ہمکو ہے یقین کہ حل ہو مشکل فقیر کی

ہو رد شمس انکو تو کیا جلال ہے
بغض انکا کیا ہے جنھوں نے نفاق و ضلال ہے
نام انکا کیا ہے دفع رنج و ملال ہے
جنکے کرم قدم سے علی کا کمال ہے
وصل انکا بس نبی علی کا وصال ہے
محتاج ہیں شہ صاحب جود و جمال ہے
شیر خدا علی ولی جنکا نام ہے
دیکھو گواہ اسکا خدا انکا کلام ہے
نسل نبی کا نسل علی سے تمام ہے
شامل ہے پنجتن میں عجب احترام ہے
بندے ہیں ہم اسکے یہی جو علی کا غلام ہے
دوش نبی پہ پائے علی کا مقام ہے
ختم نبوت آپ پہ ہوا اختتام ہے
سب اسکی منتہی ہیں وہ سب کا امام ہے
سب سلسلوں میں جنکا عیان فیض عام ہے
جنکے لیے ولائی ساقی کوثر کا جام ہے
مشکلکشا امیر علیہ السلام ہے

دیوان ثانی در مدح اکمل الاولیا جناب محبوب سبحانی رضہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادا سے حضور کی مجھ سے کیا ثنا یا غوث — کہ تم ہو عاشق معشوق کبریا یا غوث

اطاعت نبوی آپکی اطاعت ہے — رضا ہے آپکی اللہ کی رضا یا غوث

ادب حضور کا سب اولیا پر واجب ہے — ہیں آپ نائب سردار انبیا یا غوث

امام ظاہر و باطن ہو نور عین علی — ہے تم سے دیدۂ سبطین کو ضیا یا غوث

انیس شام و سحر رکھتے ہیں بھی قدسی — کہ آستان پہ رہیں ہے سر جھکا یا غوث

اثر سے تیری توجہ کے ابو المظفر کو — ملی سفر میں ظفر ٹلگئی قضا یا غوث

اسیر ہووے جو تیری غضب کے زندان میں — سوا ترے وہ کسی سے بحضور کا یا غوث

اجابت آپکی دست دعا عاشق ہے — عطا ہے حق کی تری حسب مدعا یا غوث

اگر نگاہ کرم تیری ادس پہ ہو جاے — تو خاک سیم ہو ہو جاوے مس طلا یا غوث

اٹھا تو فرقت بغداد کا الم کب تک — خدا کیوا سطے پھر لیجئے بلا یا غوث

امان ظل حمایت میں آپکی ہے فقیر — عدو کا خوف بلا کا خطر ہے کیا یا غوث

ث

ثبات ہو رہ ایمان پہ مجھکو مرتے دم
خطر ہے زلت اقدام کا بڑا یا غوث

ثمر عطا ہو مرے نخلۂ مراد کو بھی
ہے کن فکان کا تمہین مرتبہ ملا یا غوث

جہان کے اہل کمال سے آپ اکمل ہین
یہ اتفاق ہے اہل کمال کا یا غوث

جلال سے ترے مر گر گئے زمین پہ چیل
ادب تھا جو ترے بزم کا کیا یا غوث

جمال سے ترے دم بھر مین ہو گئی زندہ
وہ حق نے منصب قدرت تجھے دیا یا غوث

چمکتا اوج علا پر ہے آفتاب ترا
سب اولیا مین ترے روبرو سُہا یا غوث

چمن مین مست ہے گل چہچہے ہین بلبل کو
چلی وہ گلشن بغداد کی صبا یا غوث

چھٹے وہ دام الم بند غم سے اک دم مین
جو صدق دل سے کرے تجھسے التجا یا غوث

حلاوت ایسی ہے کیا بات مین ترے
نبات و قند مین ہے وہ کہان مزا یا غوث

حسد عبث ہے عداوت عدو کو ہے بیکار
خبر نہین ہے کہ آقا ہے تو مرا یا غوث

حقیر سمجھے نہ کیون جام جم کو ترا فقیر
کہ تیرا جام ہے جام خدا نما یا غوث

خدا سے پایا وہ رتبہ کہ بارہا تمنے
قضا کا خواب سے بدلا ہے ماجرا یا غوث

خلف کو فخر سلف کو شرف بفضل خدا
تمہارے ذات مقدس سے ہو گیا یا غوث

خزان کا غم ہے نہ کھٹکا ہے باد صرصر کا
سدا بہار ہے وہ گلشن ترا یا غوث

دیا ہر ایک کو جو چاہا جس گھڑی تمنے
ہے بیحساب ترا دفتر سخا یا غوث

دو عالم آپ کا تابع ہے کسکو طاقت ہے
کرے جو آپ کے فرمان سے ابا یا غوث

در حضور سے حاجت روا ہے اہل غرض
مجھے بھی خوان کرم سے ہو کچھ عطا یا غوث

حرف	مصرع اول	مصرع دوم
ڈ	ڈروں میں کسی سے سوا دیدۂ بینا کی کیوں	کرلا تخف ترا ارشاد ہے سنا یا غوث
	ڈہکی ہیں عیب سے مرے دامن کرم سے ترے	کہا حضور نے یہ خود دستگیر تہا یا غوث
	ڈسینگے ناگ جہنم کے اوس سیہ رو کو	ہوا جو تیرے عداوت میں مبتلا یا غوث
ذ	ذلیل کس طرح کر سکتے ہیں مجھے اعدا	کہ میرے سر پہ ہے دست کرم ترا یا غوث
	ذنوب سے ہیں مرے حسن عمل سے گرچہ فزون	جو تم کفیل ہو پھر خوف کیا ہے یا غوث
	ذرا ادہر بھی خدارا اک نظر کیجے	میں کب سے منتظر لطف ہوں کہڑا یا غوث
ر	رخ نبی کی تجلی ہے ترے رخ سے عیاں	جبین پہ نور خدا کا ہے پرتو یا غوث
	رسول حق نے تمہیں اولیا کے مجمع میں	پہنایا خلعت تخصیص برملا یا غوث
	ریاض خلد ہے بغداد کی روش سے خجل	تمہارے کوچہ کی دلکش ہے کیا ہوا یا غوث
ز	زمانہ میں نہ ترا مثل ہے نہ ہو نہ ہوا	یہ کس ولی کا ہے رتبہ ترے سوا یا غوث
	زمین میں خلد میں جن و ملک میں ان میں	تمہارے فضل کا شہرہ ہے جابجا یا غوث
	زبان پہ نام ہے دلمیں تصور رخ ہے	خیال آپ کا آنکھوں میں ہے بسا یا غوث
س	سعادت اور شقاوت ہے تیرے قبضہ میں	کہ تو نے چور کو ابدال کر دیا یا غوث
	سیادت عرفا مطلقا تمہیں کو ملی	تمہیں ہو قافلہ سالار اصفیا یا غوث
	سنا یا آپکو کرتی تھی ماہ و سال مدام	سبب اپنا جو حال برا ہوتا یا بھلا یا غوث
ش	شمائل آپکے ہیں مثل شمائل حسنین	وہی ہے جلوہ وہی ہے تری ادا یا غوث
	شمار تیری کرامات کا نہیں ممکن	کہ گھر ہی خاک بھی در کی تری دوا یا غوث

غضب تمہارا نمونہ خدا کے قہر کا ہے
کرم حضور کا ہے رحمت خدا یا غوث

غرور حسن نے کیا آپ سے وہ خوار ہوا
گدا ہو یا شہ لشکر و لوا یا غوث

ف
فراق آپ کا ہے دوزخ وصال جنت ہے
دکھا دے جلوہ کہ دل سے چلا یا غوث

فنا کے لطف بقا کے مزے اوسیکو ملے
ہوا جو عشق و ولا میں ترے فنا یا غوث

قفس میں مثل ہزار ہو ہے شیدا مشتاق
ہے آرزو ہے تمہیں ہر دم مری صدا یا غوث

ق
قضا ہے تیری سحر قدر موافق ہے
کیا خدا نے وہی تم نے جو کہا یا غوث

قدم سے ہے ترے سرسبز گلشن بغداد
بہار خلد ہے جنت کی ہے فضا یا غوث

قصور ہے تو بخشوا کے روز جزا
قصور خلد خدا سے مجھے دلا یا غوث

ک
کرامتیں ہیں تری معجزات شاہ رسل
ہے دم سے تیرے عیاں شان مصطفا یا غوث

کبھی تو خواب میں دکھلا رخ انور
کہ مدتوں سے ہوں میں طالب لقا یا غوث

کرم حضور کا ہے ہر جگہ مری ہمراہ
کبھی ہے زاد یہی میرا راحلہ یا غوث

گ
گیاہ کا بھی تو ہے مدرسہ کی ہے یہ اثر
کہ جسکے پینے سے ملجاتی ہے دوا یا غوث

گدا کو تیرے نہیں سلطنت کی کچھ خواہش
وہ جسکو چاہے ابھی کردے بادشاہ یا غوث

گہر نثار ترے ذرہ ہائے رہ پہ ہیں
ہے سنگ در پہ فدا لعل بے بہا یا غوث

ل
لعاب سے کی نبی و علی کا تھی تم
طریق وعظ و ہدایت کی ہے بنیاد یا غوث

لقب ہے آپکا عالم میں سید الافراد
تم اولیا جہان کے ہو مقتدا یا غوث

لگے حضور علی میں ہیں آب حیات
سنا کے بات دل مردہ کو جلا یا غوث

م ملا اُسکو ولایت میں منصب عالی — کہ جس نے آنکھہ سے تیرا قدم ملا یا غوث

شہ معین و قطب و فرید و نظام عرفان میں — کرم سے تیرے ہیں کالشمس فی الضحیٰ یا غوث

مقام خاص ہے خلوت کا آپکی مخدع — سب اولیا سے تری شان ہے جدا یا غوث

ب لطف سے سیکڑوں فساق کردئے ہیں ولی — یہ تھا نگہہ میں اثر تیری حبذا یا غوث

نکالی ڈوبی ہوئی مدتوں کی کشتی برات — کرے جو بحر میں تھا شور مرحبا یا غوث

نشاں ہیں تری مرقد پہ سبع سیارے — ہیں آستان پہ تیرے ہفت آسمان یا غوث

و ولی ہیں جتنے جہان میں ہر ایک کی گردن — خدا کے حکم سے تیرے ہے زیر پا یا غوث

وصال آپکا موصل ہے وصل مولا کا — پھرا جو آپ سے وہ حق سے ہی پھرا یا غوث

وسیلہ جسکو ملی دامن کرم کا ترے — زہے نصیب رہے طالع رسا یا غوث

ہ ہے والدین سے تو اپنی ذات حسنین — ملا ہے تجھکو عجب حسن دلربا یا غوث

ہمیشہ آپکا خورشید فیض تابان ہے — اگرچہ خود دگر اقطاب کا چھپا یا غوث

ہزاروں مچھلیاں آئیں سے برابا تو بھی — نماز تمنے جو دریا میں کی ادا یا غوث

ی یہ حضور میں ہے قدرت ید اللہی — زبان سے بحر فیوض خدا بہا یا غوث

یہ آرزو ہے رہوں میں ترے حضور میں — یہی قصیدہ کا مجھکو ملے صلا یا غوث

یقین ہے ترے کرم سے فقیر عاصی کو — کہ بخشوائیگا تو اسکی ہر خطا یا غوث

قصیدہ دیگر در صنعت طالب و مطلوب

ط — طرب ہے شوق سے باطن میں یا پیر کہہ اپنی / ہوا ہوں گرچہ میں مہجور ظاہر یا غوث — ظ

ظ — ظہور ہے ترا عین ظہور شان سے علی / عیاں ہے سب پہ تری عزت و علا یا غوث — ع

ع — عذاب ہجر سے تیرے دی امان مجھکو / کھلا دے قرب کی اپنی مجھے غذا یا غوث — غ

غ — غنا دے بشری دور کرکے دل سے مرے / دکھا وہ جلوہ کہ ہوں تجھ میں فنا یا غوث — ف

ف — فدا نہ کیوں ہوں ترے قد پہ سرو و طوبے / قدر رسول نے تجھے اپنی دی قبا یا غوث — ق

ق — قدم کی تیری وہ تاثیر ہے کہ جس کے / تراب سے خجل اکسیر و کیمیا یا غوث

ک — کرم سے کر اپنے مری جلد دستگیری کر / وگرنہ مکر سے حاسد کے میں گرا یا غوث — ک

گ — گنہگار ہوں مگر ناز ہے اپنی نسبت پر / مگر وسیلہ ترا عین نے ہے لیا یا غوث — ل

ل — لبوں پہ جان ہے مری بس آئی ہے تو دید / سوا ترے نہ مددگار ہے مرا یا غوث — م

م — مجھے بھی جام کرامت اپنی کرے مست / کہ تیرے عشق کا دم ہے بھرتا یا غوث — ن

ن — نبی حکم سے مشکلات کو حاصل ہے / مری بھی عقدہ مشکل کو کردو وا یا غوث — و

و — وہ جو تو نے کیا خلق کو بیچے / وہ تیری فیض سے تو دیا ہوا ظاہر یا غوث — ہ

د — ترا جہاں سے تمنا ہی فقط کی ہے / ہمیشہ رو مرا اپنی پایا غوث — ی

ی — کیمیا از روئے کہ جب تک ہیں طالب مطلوب / فقیر ترے طلب ہے ہوا مشتاق یا غوث — ا

الباء

بیان ہو آپ کی مدح و ستائش مجھ سے کہ یا غوث / تمامی اولیا ہیں آپ کا کرتے ادب یا غوث

ستہ افراد و غوث اعظم و قطب عالم ہے
کرم سے حقتعالی کے ملا تمکو لقب یا غوث

پدر بھی سید حسنی ہیں مادر بھی حسینی ہیں
تعالی اللہ ہے کیا آپکا احسن لقب نسب یا غوث

بحکم حقتعالی اولیائے سابق ولاحق
قدم رکھتے ہیں تیرا اپنی سر پر سب کے یا غوث

تیری عاشق ہیں مست بادہ عرفان لاہوتی
یہ دولت ملی جسکو ترا جام طرب یا غوث

تجھی اپنی نیابت رحمۃ للعالمین نے دی
جہاں تیرا سفر ہے عجم سے تا عرب یا غوث

مرا سب درد و غم اک دم کے دم میں دور ہو جاتا
لیا کرتا ہوں جب وقت مصیبت تیرا نام جب یا غوث

سیر ہے تیرے اکسیر ہے تسخیر ہے میری
مرا مولا ترا کیا اسم اعظم ہے عجب یا غوث

تیری چشم کرم ہے مظہر مہر و عطائے حق
خدائے منتقم کا قہر ہے تیرا غضب یا غوث

طفیل پنجتن میری مدد فرما کہ مٹ جاوے
مری اعدا کا تیری حکم سے شور و شغب یا غوث

فقیر قادری بھی ہے ترا اک عبد موروثی
کہ تھے تیرے غلام خاص میرے جد و اب یا غوث

ایضاً

مجھ سے حاجت سے ہو کیوں کہ تری مدحت یا غوث
فرش سے عرش تلک ہے تری رفعت یا غوث

دوش اقدس پہ تری ہے قدم پاک نبی
حبذا کیا ہی ملی ہے تجھے عزت یا غوث

اپنی گردن پہ رکھا سب نے قدم کو تیرے
اولیا میں یہ تری ہی تری شوکت یا غوث

جتنے اقطاب ہیں افراد ہیں نجبا ہیں ابدال
فیض حق سب کو ملا تیرے بدولت یا غوث

اک اشارہ میں کئے سیکڑوں مردے زندہ
تجھکو ہی قادر مطلق نے یہ قدرت یا غوث

مست رہتے ہیں مئے وصل ہی سے مردم
جسکو ملتی ہے تری عشق کی لذت یاغوث

نار دوزخ تری اعدا کا مقر ہے مقر
ہے ولا تیری کلید در جنت یاغوث

تو ہے مخدوم ترے سارے ولی ہیں خادم
کرتے رہتے ہیں ملک بھی تری خدمت یاغوث

نائب رحمت عالم ہیں دو عالم میں حضور
کیوں نہوں آپ سے طالب رحمت یاغوث

جا بیٹھتے ہیں جسے کر دیتے ہیں سلطان جہان
ہے فقیروں کی ترے در کے یہ ہمت یاغوث

اہل دنیا سے فقیر آپ کا مستغنی ہے
آستانہ ہے ترا مخزن نعمت یاغوث

الثاء

شاہ مردان کے ہو تم نائب و وارث یاغوث
تجھکو سب کہتے ہیں حسنین کا ثالث یاغوث

رعب ہے نام مبارک کے ترے عالم میں
کانپ جاتے ہیں شیاطین و خبائث یاغوث

فضل قرآن کی ہوئی حکم سے تیری وہ کتاب
فلسفت کی تھی لکھے جسمیں مباحث یاغوث

ہے یقیں عزت و توقیر مجھے حاصل ہو
دونوں عالم میں تری مدح کے باعث یاغوث

تم جو امداد کو آجاؤ دم نزع فقیر
دور ہو جائیں سب آفات و حوادث یاغوث

الجیم

کیا لکھوں تیرے مدارج یاغوث
ہیں وہ تحریر سے خارج یاغوث

تو وہ شاہ ہے کہ سکہ تیرا
سب سلاسل میں ہے رائج یاغوث

الخاء

ہوئے غم سے کو دل مین سوراخ یا غوث
مگر تو ہے سر غم کا نساج یا غوث

بہار گلستان ایمان ہے تجھہ سے
مزین شریعت کا ہی کاخ یا غوث

نہال ولایت ترے دم قدم سے
ہے شاداب کیا برگ کیا شاخ یا غوث

ترے خرمن فیض سے خوشہ چین ہین
تمامی سلاسل کے اشیاخ یا غوث

تو اکرم ہے فقیر حسن کا
مٹا دے گناہون کے اوساخ یا غوث

الدال

پھنسا ہون دام تفکر مین المدد یا غوث
کہ بے سبب ہین عدو در پے حسد یا غوث

نہ کیون ہو سارے جہان پر تمہارا رعب جلال
علی شیر خدا ہین تمہارے جد یا غوث

بیان ہو میری زبان سے کہان یہ ممکن ہے
کہ فضل ہی ترا بیحد و بیعدد یا غوث

ترے اشارے سے سو بار مستغیثون نے
بلا ٹلی ہی قضا ہو گئی ہے یا غوث

جلائے مردے کئے کور بارہا بینا
کرامتون کی تری کچھ نہین ہی حد یا غوث

تو وہ حبیب خدا ہے کہ تیرا شمس کمال
رہیگا خلق مین تابندہ تا ابد یا غوث

وہ عز و شان ہے تری ملتی ہی ولایت کی
ہر اک ولی کو تری حکم سے سند یا غوث

نہ پہونچا پایہ قصر کمال تک تیرے
کسی ولی کا کبھی طائر خرد یا غوث

شہا فقیر کو محشر مین بخشوا لینا
تمہارا بندہ ہی ہے نیک یا کہ بد یا غوث

الذال

تیرے احکام دو عالم مین ہین نافذ یا غوث
ہین ولی در سے تیرے فیض کے آخذ یا غوث

تیرے مستان ہی عشق و محبت کو مدام
تلخ و بی کیف ہین دنیا کے لذائذ یا غوث

حصر اوصاف کا تیرے نہین ممکن ہرگز
گو ہون اشجار قلم برگ کواغذ یا غوث

آپ کا در ہے دو عالم کا ملاذ و ملجا
ملتجی قطب ہین افراد ہین لائذ یا غوث

جب فقیر آپ سے محشر مین کہی خذ بیدی
ہے یقین کوئی نہو اسکا مواخذ یا غوث

الرّاء

رسول اللہ کا ہے حسن تم مین جلوہ گر یا غوث
علی کی جان ہو تم سبطین کے نور نظر یا غوث

سراسر تیرے چہرہ سے تجلی حق کی ظاہر ہے
خجل ہین تیرے روئے پاک سے شمس و قمر یا غوث

قضا آئی ہوئی ہے رد ہو گئی تیرے غلامون کی
رکہا تہا یہہ توجہ مین تری حق نے اثر یا غوث

بس اپنے عشق مین اب مجہکو ایسا محو کر لیجے
کہ تن کا ہوش ہو کچہہ اور نہ جان کی خبر یا غوث

ترا ابر کرم گر آبیاری اپنی فرماوے
ابھی آ لے مرے نخل تمنا مین ثمر یا غوث

مریدی لا تخف جب قول ہے تیرا مریدون کو
نہین ہے فتنہ دوران کا کچہہ خوف و خطر یا غوث

بلا لے اپنے خدمت مین یہی فضل رسول اللہ
فقیر قادری کو مت پھرا اب در بدر یا غوث

شجرہ طیبہ قادریہ

ترا عاشق ہے خود غفار یا غوث
جہان ہو کیون نہ تابعدار یا غوث

نبی نے خلعت تخصیص تجھکو
پہنایا ہے سر دربار یا غوث

تجھے شیر خدا نے اولیاءؒ کا
کیا ہے قافلہ سالار یا غوث

شہ کرب و بلا نے عشق حق کا
کیا تجھکو امانت دار یا غوث

سکھائے حضرت سجاد نے ہیں
عبادت کے تجھے اطوار یا غوث

کئے ہیں حضرت باقر نے تلقین
طریقت کے تجھے اذکار یا غوث

بتائے حضرت صادق نے تجھکو
صفا و صدق کے کردار یا غوث

ہیں حلم حضرت کاظم نے ظاہر
ترے چہرہ پہ سب آثار یا غوث

کئے حضرت رضا نے تجھکو تعلیم
رضائے کبریا کے کار یا غوث

تجھے معروف کرخی نے پڑھائے
معارف کے سبھی اسفار یا غوث

سری نے سر حق تجھکو بتا کر
بنایا محرم اسرار یا غوث

کیا تجھکو جنید باصفا نے
جنود اللہ کا سردار یا غوث

نیستان طریقت کا ہے تو شیر
بفیض شبلیؒ دیندار یا غوث

کیا ہے عبد واحد نے ترا جام
مئی توحید سے سرشار یا غوث

کیا تفویض تجھکو بوالفرح نے
بفرحت اپنا کاروبار یا غوث

ہے تو ہی بحر حسن بوالحسن کا
زمانہ میں در شہوار یا غوث

عطا کی بوسعید حق نما نے
سعادت کی تمہیں دستار یا غوث

ہوئی عالم میں تیرے دم سے جاری
خدا کے فیض کے انہار یا غوث

ترے ابر کرم سے باغ دین کے — ہری ہین سر بسر اشجار یا غوث

دیا پھر آپنے اپنے کرم سے — ہر اک کو حصہ مقدار یا غوث

بنایا عبد رزاق ولی کو — امام زمرہ اخیار یا غوث

دیا تو نے انہین گنجینہ رزق — جہان ہے اوس سے برخوردار یا غوث

کیا تو نے ابو صالح کو صالح — وہ عالی ہے تری سرکار یا غوث

کیا بو نصر کو نصرت سے منصور — مدد ہے تیری اونکی یار یا غوث

علو و عزت سید علی کا — تری رفعت سے ہے اظہار یا غوث

نمایان ہین رخ موسیٰ سے یکسر — ترے اجلال کے انوار یا غوث

حسن کے حسن کی ہے تیرے نسبت سے — جہان مین گرمی بازار یا غوث

نہال احمد جیلی ہے بیشک — کرم سے تیرے پر اثمار یا غوث

بہار الدین نے ایما سے تیرے — بنایا ہند کو گلزار یا غوث

ہے ابراہیم کا صدقہ سے تیرے — مقام قرب رب مین بار یا غوث

بھکاری کا مقام فقر مین بس — ہے تو ہی مونس و غمخوار یا غوث

ضیاء الدین کا تیرے ضیا سے — عجب پر نور ہے گھر بار یا غوث

جمال اولیا مین دیکھتی ہین — ترا جلوہ اولوا الابصار یا غوث

ترے ہی رخ کے تھے سید محمد — جہان مین عندلیب زار یا غوث

کیا ہے سید احمد کو تو نے — رموز دین کا واقف کار یا غوث

ہے فضل اللہ کا باغ فضائل — ترے ہی فضل سے پربار یا غوث
تری برکت سے حضرت برکت اللہ — ہوئے ہیں خواجہ احرار یا غوث
ہوئے تجھ سے شہ آل محمد — نبی کے فیض کے مختار یا غوث
تری ہی کیف سے ہیں شاہ حمزہ — دکان عشق کے عطار یا غوث
جناب آل احمد کو تھا ہر دم — کرم سے تیرے استظہار یا غوث
کیا تو نے ہی شاہ عین حق کو — مجید و امجد ابرار یا غوث
کیا حضرت معین الحق کو تو نے — شراب وصل سے سرشار یا غوث
وہ ہیں فضل اللہ رسول اللہ تک — نہ کیوں ہو انپہ تیرا پیار یا غوث
دکھا کر اپنا بیداری میں جلوہ — کیا بخت انکا کیا بیدار یا غوث
شراب عشق سے اپنی کیا مست — دکھا کر جلوہ رخسار یا غوث
جو شکر انکی فضل و مجید کا ہے — اوسی سے آپ ہی انکار یا غوث
بس اب صدقہ سے ان جانشینوں کے — مٹا دے سب مرے افکار یا غوث
فقیر خستہ ہے بیمار تیرا — پلا دے شربت دیدار یا غوث
کرم کا منتظر حاضر ہے در پہ — لگا دے اسکا بیڑا پار یا غوث

الوداع

ہے ذات پاک تیری عکس نور اللہ — مقبول ہوا تجھی سے دنیا یا غوث
آئینہ حقیقت ہے سینہ منور — دونوں جہان کے تم ظاہر ہیں یا غوث

افراد مین ہو اکمل اقطاب مین ہو افضل
تم خیل اولیا مین ہو شاہباز یاغوث

نور حقیقت حق باطن مین میرے بہردے
کر دور میرے دل سے زنگ مجاز یاغوث

انکار سے قدم کے تیرے ہوی پریشان
قطب زمانہ خواجہ گیسو دراز یاغوث

نادم ہوئے وہ جسدم تب آپنے کیا تہا
اپنے کرم سے اونکو پھر سرفراز یاغوث

بیفکر و بیخطر ہے تیرا فقیر خستہ
تیرے کرم پہ اوسکو ہردم ہے ناز یاغوث

الثانی

بہردسا ہے تمہارا مجھکو ہردم ہر نفس یاغوث
کہ سب جن و بشر کے آپ ہین فریادرس یاغوث

بہت بیچین ہے مضطر ہے طائر روح عاشق کا
ہے اوسکو ہند تیرا آشیانہ مثل قفس یاغوث

رہ بغداد مین شوق دلی سے راہ بر اپنا
صدائے آہ و نالہ عاشقون کا ہے جرس یاغوث

الہی پھر وہ دن آئے کہ جہاڑون اپنی پلکون سے
بیابان رہ بغداد کی خاشاک و خس یاغوث

نظر خیرہ ہے جسکے نور سے خورشید انور کی
تری روضہ کا وہ پرنور و روشن ہے کلس یاغوث

وجود پاک تہا تیرا وجود رحمت عالم
کبہی بیٹہی نہ تیرے جسم اطہر پر مگس یاغوث

فقیر عبدقادر قادری کو دین و دنیا مین
دلا ہے تیری ہی کافی نام نامی تیرا بس یاغوث

الثانی

جو دل ہے مضطرب اور جان کو ہردم تپش یاغوث
تری ہی جذبہ الفت کی ہے ساری کشش یاغوث

ولی ہو جائیں فساق جہان اور چور ابدال
تری فضل و کرم کی گر ہوا دی پرورش یا غوث

جسے چاہیں ابھی وہ سلطنت دارین کی دیدیں
یہ ادنیٰ ہے فقیر و غنی تیرے داد و دہش یا غوث

ہے اونکا شکر عین صحو بیہوشے ہی ہشیاری
نرالی ہے تری مستان الفت کی روش یا غوث

دم افطار روزہ خوان نعمت غیب سے آیا
مثال من و سلوی آپ کو بہر خورش یا غوث

کہ رہے بھی درہم و دنیار ہیں دنیا کے سب کھوٹے
ترا نقد محبت ہے مگر بے غل و غش یا غوث

فقیر قادری کو ہے بھروسہ آپ کا کافی
نہیں ہے رشتی اعمال سے کوئی خلش یا غوث

الصاد

ترے اوصاف و فضائل ہیں مشخص یا غوث
اولیا میں ہے تری ذات مخصص یا غوث

جملہ اقطاب کے اوصاف کا مجموعہ ہے
تری اک باب فضیلت کا ملخص یا غوث

اک اشارہ میں ترے ہوگئے مردے زندہ
حکم سے اچھے ہوئے اکمہ و ابرص یا غوث

شتر تب وصل بلا مجھکو کہ فرقت میں ترے
زندگی تلخ ہے اور عیش منغص یا غوث

شامل حال ہو امداد تمہاری ہر دم
ہو فقیر آپ کا دنیا سے مرخص یا غوث

ملاؤں سے کہ مری تخلیص یا غوث
گنہ ہوں سے تطہیر و تمحیص یا غوث

نبی نے تمہیں مجمع اولیا میں
پہنایا ہے ملبوس تخصیص یا غوث

وہ شخص ہے حق کا نبی و علی کا
کرے جو کوئی تیری تنقیص یا غوث

کتب اولیا کے معارف کے تیرے	ہیں اک باب عرفاں کی تلخیص یا غوث
ترا افضل سب اولیا سے جہاں میں	ہے ثابت بتصریح و تنصیص یا غوث
تمہارے اطاعت کی کی ہو نہ جس نے	اسے کر تو ترغیب و تحریص یا غوث

فقیر پریشاں کی امداد کرنا
جہاں سے ہو جب وقت ترخیص یا غوث

الضاد

ملک عرفاں کے ہو تم وارث و قابض یا غوث	ہیں حقیقت کے عیاں تم پہ غوامض یا غوث
نام سے آپ کے ہو جاتی ہے اکدم میں شفا	[illegible] ہوں کیسے ہی امراض و عوارض یا غوث
سب سلاسل میں ترے فیض کا دریا ہے رواں	ہر جگہ تیرے ہی الطاف ہیں فائض یا غوث
خور ہے شرمندہ خجل ماہ ہے حیرت میں	دیکھ کر آپ کا پر نور وہ عارض یا غوث
حکم حق لطف نبی سے ہے ترا فضل عیاں	کس کی طاقت ہے کہ ہو تیرا معارض یا غوث
عرض ہے یہ کہ توجہ سے تری مجھکو کبھی	غم لاحق نہ ہو عارضہ عارض یا غوث

حکم صادر ہو ترا حسب تمنائے فقیر
پیش دربار میں جب ہوں یہ عرائض یا غوث

الطاء

حصول مطلب ہے اسکو دلکو ہو کیوں نہ انبساط یا غوث	جو تیرے در پہ بچھا کے بیٹھے تری طلب کی بساط یا غوث
بلا کے اپنے حضور میں پھر پلا دے جام وصال مجھکو	تری عطا میں نہ بے مزہ ہے جہاں کا عیش و نشاط یا غوث

قدم کو تیرے ادب سے سر پر کیوں رکھیں نہ اولیا
تمہیں اطاعت تیری محبت وصول رب کا مناط یا غوث

کریگا یہ رہ کو کہ داخل قصور جنت میں انکو رضوان
تمہارے خدام دہر ہر حال میں ہیں کچھ ارتباط یا غوث

فقیر خستہ کو روز محشر خطر ہے کیا زلت قدم کا
گذر لگا تیری کرم سے دم میں عبور راہ صراط یا غوث

الظاہر

تیری حسن حسن کے وہ ہر کیف ہوا عطا یا غوث
مرحبا کہ ہیں ملک چرخ پہ لاحظ یا غوث

بالیقین اب وہاں اپنا چھٹا گر ہی گیا
حضرت شیر خدا نے تمہیں واعظ یا غوث

مرد نے جبکہ تھی اشارہ سے نگہ کے تیری
تھی قضا تابع ایمائی لواحظ یا غوث

کانپتے تجھ سے کیوں شاہ کہ تھی ذات تیری
سرحد ملک شریعت کی محافظ یا غوث

کر حساد سے ایمن ہے فقیر خستہ
نام ہے آپ کا ہر حال میں حافظ یا غوث

العین

نہ عبادت ہے کچھ زہد و تورع یا غوث
پر کرم سے ہے تیری مجھکو توقع یا غوث

قطب ہوں یا ہوں وہ افراد زمانہ تیرے
خرمن فیض سے ہے سب کو تمتع یا غوث

شیر یا در رمضاں میں نہ پیا تم نے کبھی
تھا وہ طفلی میں عیاں تیرا تشرع یا غوث

اوج رفعت سے وہ کرتا ہے سدا ہستی منیہ
تجھسی جو چاہتا ہے اپنا ترفع یا غوث

کسب کرتا ہے فقیر آپ کے در پر زاری
اسکا مقبول ہوا ہے عجز و تضرع یا غوث

عیاں ہے سارے عالم میں ترا عز و شرف یا غوث
جھکیں سب اولیا کی گردنیں تیری طرف یا غوث

وسیلہ سے ہی تیرے سلسلہ کی ہر جگہہ ہر دم
مدد پر ہیں تیری شیر خدا شاہ نجف یا غوث

تمنا ہی رہیں اخلاف بھی تیرے فدا تم پر
تمہارے جیسے مست عشق نہی تیرے سلف یا غوث

شراب عشق سے دے جان تازہ روح کو میری
عطا فرما دل و جانکو مری لبیا شغف یا غوث

مرے احباب کی تیری حمایت ہو سپر ہر دم
عدو کا دل رہے تیر حوادث کا ہدف یا غوث

تری چہرہ کی ہے تشبیہ ناقص بدر کامل سے
سراسر نور ہی ہے اور وہ ہے بے کلف یا غوث

نقیر قادری بیخوف ہے اہل ضلالت سے
ترا فرمان عالی ہے مریدی لاتخف یا غوث

القاف

مثال شمس روشن تم پہ ہیں چودہ طبق یا غوث
تمہیں سب اولیا سے ما سبق پر ہے سبق یا غوث

بفضل رب تمہیں ہو غوث الاعظم سید الافراد
بجز تیرے نہیں ہے کوئی اسکا ما صدق یا غوث

دبستان ولایت میں تمہارے اسم اعظم کا
تمامی اولیا اللہ سے ملتے ہیں سبق یا غوث

تری اوصاف آسکتے نہیں تحریر میں ہرگز
اگر ہو صفحہ آسماں یا زمیں بھی ہوں ورق یا غوث

حضوری سے تری ہر بند ہر آشوب میں بیخوف
یہی دن رات رہتا ہے مرے دل کو قلق یا غوث

عطا ہو عزت و اقبال مجھکو دین و دنیا میں
پئے فضل رسول و مہر شاہ عین حق یا غوث

فقیر قادری ہے گو سراسر معصیت لیکن
ترا بندہ ہے شاہد اسکا ہے رب الفلق یا غوث

الکاف العربی

عیاں تیری حکومت ہے زمیں سے تا فلک یا غوث
تری دربار کے حضار ہیں جن و ملک یا غوث

ہوا سب اولیائے اولیں کا شمس پوشیدہ
رہیگی تا ابد شمس کی تیری چمک یا غوث

جلا دیتے ہیں مردوں کو تمہارے نام نامی سے
گدایان در اقدس نہیں ہے اسمیں شک یا غوث

بری حالت ہے اب تو آپ کے بیمار ہجراں کی
دکھا دو رخ کے انور کی خدارا اک جھلک یا غوث

خزاں ہے سب بہار گلشن ہندوستاں مجھکو
جدائی میں تری پھول ہیں خار خسک یا غوث

بلائیں سر سے ٹلجا دیں عدو پامال ہو جاویں
تمہاری لشکر غیبی کی گر ہو دی کمک یا غوث

فقیر قادری کو پھر شرف کر حضوری سے
رہے محروم پابوسی سے تیری کب تلک یا غوث

الکاف الفارسی

تمامی اولیا کے شان ہے تیری الگ یا غوث
تری مہر ولایت سے درخشندہ ہے جگ یا غوث

دلوں پر اولیا کے نقش تیرا اسم اعظم ہے
تری ہی ذات ٹھہری خاتم عرفاں کا نگ یا غوث

تصرف سے تری ہو جاتے ہیں بدکار بھی صالح
کیئے دم بھر میں عارف قافلے کے تو نے ٹھگ یا غوث

زباں ہے ہر بن مو تری مدحت کے لئے میرا
محبت کا تری بھرتی ہے دم ہر ایک رگ یا غوث

مجھے دنیا کے شیروں کی خطر کیا ہے شرارت کا
فقیر قادری درگاہ کا ہے تیری سگ یا غوث

اللام

بڑے ہیں گرچہ میری جملہ افعال و عمل یا غوث
کرم ہی تیرے پر ہر دم ہے امید و امل یا غوث

تمنا ہے کہ مرتے دم بھی دم بھر یا رہوں تیرا
زباں پر آپکا ہو نام جب آئے اجل یا غوث

سخاوت امارت میں تجھکو ملی ہے شاہ مرداں سے
تری داد و دہش عالم میں ہے ضرب المثل یا غوث

پھنسا ہوں دام غم میں سخت مشکل ہے کرم کیجے
بلا سر سے ٹلے راحت ملے مشکل ہو حل یا غوث

جو چاہوں حسب خواہش دین و دنیا میں وہی پاؤں
کبھی ہونے نہ پاوے کام میں میرے خلل یا غوث

تری گفتار شیریں جس نے سن لی روبرو اسکے
شکر ناچیز ہے بے قدر ہے قند و عسل یا غوث

فقیر قادری کو ہے فقط کافی کرم تیرا
رہیں حساد گو آمادہ جنگ و جدل یا غوث

المیم

مٹا دے اپنی رحمت سے مرا یہ درد و غم یا غوث
کہ شامل ہے دو عالم کو ترا فضل و کرم یا غوث

تمامی اولیا رکھتے ہیں اپنی اپنی گردن پر
خدا کے حکم سے ہر عصر میں تیرا قدم یا غوث

تری عشاق کی نعلین پر سو جان سے قرباں تن
مری جان و جگر علم و ہنر دام و درم یا غوث

سوا تیرا نہ ہوگا حشر تک کوئی ولی ہرگز
یہ فرماتے ہیں اہل معرفت کھا کر قسم یا غوث

سمجھتے سنکڑوں بھی ہیں کمتر در یکتا کو
گدا درگاہ کی تیری وہ ہیں عالی ہمم یا غوث

سلاطین جہاں کو فخر ہے جسکی گدائی کا
تری دربان کا یہ منصب ہے یہ جاہ و حشم یا غوث

میں اٹھتے بیٹھتے تیرا ہی ہر دم دم رہوں بھرتا
زباں پر میری جاری نزع میں ہو دمبدم یا غوث

بدلوا دے برا ہو گر نوشتہ میری قسمت کا
تری قابو میں فضل رب سے ہے لوح و قلم یا غوث

بچا لے ہر بلا سے مجھکو اپنا فضل رکھ مجھپہ | مٹا دے حاسدوں کو جو ہیں اعدا کے ستم یا غوث
دکھا پھر کربلا کا نور اور بغداد کا جلوہ | نجف کا روضہ اشرف مدینہ کا حرم یا غوث

فقیر قادری ہے اک تری درگاہ کا کتا
یہی کہتے ہیں اسکو سب عرب سے تا عجم یا غوث

النون

امام اولیا دہر ہو تم بالیقین یا غوث | تمہاری حکم محکم کے ہیں سب زیر نگین یا غوث
تیرے ہی دم قدم سے جان تازہ آ گئی دین میں | سوا تیرے لقب کسکو ملا محی دین یا غوث
تری ہے تا ثریا سب تری محکوم فرمان ہیں | ملک خادم فلک تابع مسخر ہے زمین یا غوث
سنو پنج قادری چشتی ہوں یا وہ سہروردی ہوں | دیا ہوں نقشبندی سب کے ہیں خوشہ چین یا غوث
قضا کا پھیر دینا تمکو آسان ہے کہ ٹہری تم | مکان کن فکان کے حکم خالق سے مکین یا غوث
فضیلت ہے یہ تیری مجمع اہل ولایت میں | نبی نے خود کیا اپنا تجھے مسند نشین یا غوث

تمنا ہے کہ تیرے سنگ در کی جبہ سائی سے
فقیر قادری کی ہو منور یہ جبین یا غوث

الواو

در حضور سے پہنچیں مجھ سے سو یا غوث | لگا لی تیری محبت کی دل میں لو یا غوث
کسی ولی کو خبر جسکی سب کی نہ ملی | نہ اسمند شرف ہے وہ تیز رو یا غوث
عیان خدا کی تجلی نبی کا جلوہ ہے | بیان ہو کیا شہ دربار کی جلو یا غوث

جہان ہی سبنا مرہون منت و احسان ولی ہین سارے ولا ہین تیسی گرد یا غوث

سدا ادقاتی کو حاصل ہو جمعت دارین
ملے جو آپکے لنگر سے ایک حبہ یا غوث

الہاء

وہ پرضیا ہین تیرے ذرہ ہائے رہ یا غوث خجل ہین جنکی تجلی سے مہر و مہ یا غوث

ترا جمال ہے آئینہ جمال نبی جلال حق ہے تری قہر کی نگہہ یا غوث

تمہارا نام ہے بس حفظ ہر بلا کے لئے غرض سپر سے نہ کچھ حاجت زرہ یا غوث

تری ہی لطف سی عقدہ یہ مراحل ہوگا کہ ہی ہر رشتہ امید مین گرہ یا غوث

بیان ہو کیا تری قدرت کا تو اگر چاہے طلا ہو خاک نظر سے گدا ہو شہ یا غوث

ہو کیسے کوئی ولی تیری قرب سے آگاہ کہ تیری خاص ہے مخدع مین جلوہ گہ یا غوث

امید ہے کہ کرم سے تری بغیر حساب
فقیر خستہ کی مغفور ہون گنہ یا غوث

الیاء

غموں سے اب مری حالت خراب ہی یا غوث جگر بھی خستہ ہے دل بھی کباب ہی یا غوث

امام زمرہ اقطاب سید الافراد خدا کے فضل سے تیرا خطاب ہی یا غوث

تری ہی در سے ہے فیضیاب جملہ ولی ترا وہ باب ولایت مآب ہی یا غوث

نبی کے باغ کے ہو تم گل بہشت بہار تمہاری رخ پہ وہی آب و تاب ہی یا غوث

شہ رسل سے شہا تو فی ترتیب بانی
تری مدد پہ شہ بوتراب ہے یا غوث

ہوئے ہیں مست جسے پیکے عاشقان نبی
ولا کا تیری وہ جام شراب ہے یا غوث

سوال قبر و حساب عمل کو تیرا نام
فقیر خستہ کا کافی جواب ہے یا غوث

خدا نے تمکو دیا جو کمال ہے یا غوث
کہاں ہو مجھسے بیان بیشک محال ہے یا غوث

جناب ختم رسل شاہ دو جہان کا عیان
تمہارے چہرہ پہ حسن و جمال ہے یا غوث

ڈرے نہ تجھسے جہان کیون کہ جلوہ گر تجھپر
جناب شیر خدا کا جلال ہے یا غوث

جہان میں جتنے ولی ہیں سر ایک کی گردن
ترے قدم کے تلے پائمال ہے یا غوث

شراب وصل پلا دے کہ اب ترا عاشق
تجھی سے طالب کاس وصال ہے یا غوث

کرے جو چورونکو ابدال رہزنونکو ولی
ترا کرم ترا جود و نوال ہے یا غوث

رضا کا تیری طلبگار ہون دل و جان سے
نہ مجھکو خواہش مال و منال ہے یا غوث

جلا دے مردے کرے آگ سرد دریا خشک
وہ باشکوہ ترا سر و حال ہے یا غوث

کرم کرو کہ در پاک پر ادب سے کھڑا
فقیر قادری بہر سوال ہے یا غوث

نبی کو تیری ستائش پسند ہے یا غوث
علی کا تو خلف ارجمند ہے یا غوث

نبی علی کا جو جامہ ہے تونے آب دہان
ہر ایکبات تری رشک قند ہے یا غوث

وہ شہسوار ولایت ہے تو کہ تیرے قدم
ہر اک ولی سے ترا ہی سمند ہے یا غوث

تیرے ہی فیض توجہ سے تخت فارس پر — ہوا جلوس شہ نقشبند ہے یا غوث

ترے قدم کے تلے ہیں سب اولیا جہاں — ترا وہ منصب عالی بلند ہے یا غوث

جو کوئی تمسے توسل کرے تو پھر اسکو — بلا کا خوف نہ بیم گزند ہے یا غوث

نگاہ لطف و کرم کر طفیل فضل رسول
کہ یہہ فقیر ترا دردمند ہے یا غوث

تمہارا نام حصار نبرد ہے یا غوث — دوائے مرض و رنج و درد ہے یا غوث

جلال ہے وہ عیان تیرے نام پاک سے — کہ جسکے آگے ہوئی آگ سرد ہے یا غوث

تمہارے دوش پہ پائے نبی ہیں زیر قدم — تمہارے گردن ہر قطب و فرد ہے یا غوث

ترے ہی باغ سے سلطان سہروردی کو — ملا کرامت و عرفان کا ورد ہے یا غوث

نہ گرد آئے بلا اسکی جسکو چھو جائے — وہ آپ کی در دولت کی گرد ہے یا غوث

بچھے ملائکہ ہوں فرش راہ اسکے لئے — ترے دیار کا جو رہ نورد ہے یا غوث

فقیر خستہ کو نصرت سے سرخرو کردے
کہ فکر و رنج سے رخ اسکا زرد ہے یا غوث

آپ کی حکم میں ہے نیک سرشتی یا غوث — جنتی تمنے کئے لاکھوں کنشتی یا غوث

بحر زخار سے نکلی تھی کئی سال کے بعد — حکم سے آپ کے ڈوبی ہوئی کشتی یا غوث

دور جنت سے ہے جو تیرے فضل کا منکر — منبع حکم کا ہی تیرے بہشتی یا غوث

لطف سے تیرے ہوئے والی و شاہنشہ ہند — قبلہ و کعبہ دین خواجہ چشتی یا غوث

نام سے آپ کی امید یہہ رکھتا ہی فقیر
میرے اعمال کی سب دور ہو گرشتی یا غوث

اولیا پے ہی مسلم تری ثنا ہی یا غوث
ہی عیان سب پہ یہہ تا ماہ زمانہ ہی یا غوث

اولیا کو بھی میسر نہوا عالم مین
تیری اوصاف کا ادراک کماہی یا غوث

فیض سے تیرے ہی سلطان مشایخ بھی
ہند مین حضرت محبوب الٰہی یا غوث

نور سے اپنی کرامت کی پیے فضل رسول
دور کر دل سے مرے زنگ وسیاہی یا غوث

اب ہی پھر دل کی تمنا کہ فقیر مضطر
سر کے بل ہو دوے تری راہ مین راہی یا غوث

تمام خلق کا تو دستگیر ہے یا غوث
حبیب خاص خدا ہے قدیر ہے یا غوث

شہ رسل کے ہو نور نظر ہوا تمسے
فروغ نسل جناب امیر ہے یا غوث

ہین اولیاے جہان مستفید سب تمسے
لقب حضور کا پیران پیر ہے یا غوث

تمہین کو مملکت معرفت مین کیا
خدا نے صاحب تاج و سریر ہے یا غوث

تمہاری خاک قدم پہ ہزار جان سے نثار
گلاب وصندل ومشک وعبیر ہے یا غوث

تمہین ہوا افضل اقطاب عالم افراد
کوئی ولی نہ تمہارا نظیر ہے یا غوث

یہہ پاس شرع رضاعت مین تہا کہ نہ دن مین
پیا نہ آپ نے مادر کا شیر ہے یا غوث

شراب عشق سے مخمور و مست تھی ترے
مرے سلف وہی میرا خمیر ہے یا غوث

عدو کے مکر سے کیا ڈر مجھی کہ تیرا نام
خدا کے فضل سے ہر دم نصیر ہے یا غوث

تری کرم کے بہروسہ پہ قبر وحشر میں
نہ مجھکو کچھ خطر وارد گیر ہے یاغوث

نگاہ فضل وکرم کیجیے اس عاجز پر
تمہارے در کا یہ ادنی فقیر ہے یاغوث

تری [illegible] کے محتاج ہیں سارے ولی یاغوث
دیا کیا حق تعالی نے تجھے فضل جلی یاغوث

مصیبت میں کسی نے استغاثہ جب کیا تم سے
قضا آئی ہوئی رد ہو اور بلا سر سے ٹلی یاغوث

نسیم صبح سے تیرے گلزار ولایت میں
شجر سرسبز ہے خنداں ہے گل تازہ کلی یاغوث

بیاں [illegible] درد ہجراں کی یہ کیفیت کہ سب تجھ پر
عیاں ہے ہمارے جان کی دل کی بیکلی یاغوث

زمین [illegible] آسمان تک نور سے ہے جمال عالم کا
مثال آئینہ دل پر ہے تیری تجلی یاغوث

تری گفتار شیریں میں ہے لذت شہد خالص کی
مزے میں ہے تری ہر بات مصری کی ڈلی یاغوث

تری گیسوے مشکیں کی خوشبو سے معطر ہے
مثال روضہ رضوان جہاں کی ہر گلی یاغوث

تمنا ہر کے مقصد کی ڈالی باغ عالم میں
ترے فیضان سے ہر دم ہے پھولی پھلی یاغوث

کھلا غنچہ دل دی شفا بیمار ہجراں کو
ہوا کے جانفزا بغداد کی جس دم چلی یاغوث

پیئے گا شربت وصل نبی گلزار جنت میں
تمہارے عشق کی آتش سے جو جان جلی یاغوث

فقیر دل رشی کی ہے تمنا مرتے دم بھی ہو
زبان پر میری جاری یا محمد یا علی یاغوث

تمت بالخیر

بعد حمد رب کریم و ثنائے خالق لیل و نہار و نعت حضور جناب رسول مختار سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم و منقبت حضرات اہل بیت اطہار
و اصحاب اخیار و اولیاء کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم فقیر قادری عفی عنہ الغفار خدمت مسلمانان اہل سنت میں عرض کرتا ہے کہ
اس ناچیز کو اپنی محرومی سے اس وقت تک تحصیل علم ظاہر و باطن میں کمال ہوا نہ تکمیل فن شعر و سخن کا مطلقاً خیال ہے مگر ایک مدت سے
اثنائے سفر دیار مدینہ طیبہ و نجف اشرف و کربلائے معلی و بغداد شریف و اجمیر شریف وغیرہ میں ہر ایک جگہ بطور عرض حال پریشان کے وقت حاضری آستان
فیض نشان اتفاق نظم کرنے اشعار نعت و منقبت کا عربی و فارسی و اردو میں بہ شوق قلبی ہوا لیکن چونکہ اپنے کلام کو قابل پیش کرنے کے
خدمت علمائے کبار و شعرائے روزگار نہیں سمجھا اور نہ شہرت کی غرض سے اس کلام کو نظم کیا تھا نہ بخیال تصنیف کے مسودات کا بھی کیا گیا
تا آنکہ بہت سا کلام عربی و فارسی و اردو کا مفقود بھی ہو گیا قریب زمانہ گزرا کہ احباب نے بعد ضائع ہو جانے مسودات مفقودہ کے مسودات
موجودہ کو صاف کیا اور ایک مجموعہ چار دیوان پر ترتیب دیا دیوان اول قصائد عربیہ نعت و منقبت میں دیوان دوم قصائد و رباعیات
فارسی میں دیوان سوم غزلیات اردو نعت شریف و مناقب میں دیوان چہارم غزلیات اردو و مناجات خاص جناب محبوب سبحانی میں
اب ان ایام میں کہ بعض شیفتگان دین نے واسطے طبع کرانے بعض قصائد و غزلیات مجموعہ کے بطور اختصار ارادہ فرمایا فقیر حقیر نے
انکی اصرار سے سوائے اجازت کے چارہ نہ پایا پس اہل شرافت و انصاف سے امید ہے کہ اگر وقت ملاحظہ کے وہ اشعار پسند ہوں تو دعائے خیر
سے پیش آئیں اور اگر اغلاط و قبیحہ پر اطلاع پائیں تو بلا تکلف اصلاح فرمائیں اور چونکہ زمانہ حال میں بہت نوجوان و اطفال مدعی تبحر
و کمال ہیں کہ بعض ان میں سے قدرے خواندہ اور اکثر فی الحقیقت جاہل ہیں سو اس قسم کے لوگوں سے اگر امید تو یہی ہے کہ تحقیر و تجہیل
سے پیش آئینگے بلکہ تکفیر و تضلیل سے بھی دریغ نہ فرمائینگے لیکن بہ محبت اسلامی چند امور کا عرض کر دینا ضرور ہے اول یہ کہ اکثر شخص
وغیرہ سے امر اول یہ کہ اکثر مدعیان تحکم طائفہ اسماعیلیہ کی بہ سبب ظاہر احادیث کے جن میں مذمت شعر و شاعر کی واقع ہے لا الفر لوا الصلوٰۃ
پر عمل کر کے مطلقاً نظم و شعر کو برا بتلاتے ہیں حالانکہ بہت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے خود جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اشعار حمد و نعت
کو اور نیز حکم فرمایا حضرت حسان رضی اللہ عنہ وغیرہ کو واسطے نظم کرنے ہجو کفار کے بخوبی ثابت ہے پس اطلاق مذمت شعر کا علی الاطلاق خلاف

تنقیص انبیاء کرام کی اور تفضیل دینا۔ نیز او نعت شریف میں گستاخی اور بے ادبی حضرت جناب حق سبحانہ کی گویا لازم جانتے ہیں
اور جو ایسے شاعروں کے معتقد علم یا فقیر کے موتی میں وہ ایسی ہی خرافات کو کمال معرفت گردانکر بدل و جان ثنا اعمال ...
سو بیشک علماء دین ایسے شعر سے ممانعت فرماتے ہیں بفضلہ تعالیٰ فقیر نے حسب الفہم کے کوئی کلمہ اس قسم کا جو مخالف شرع شریف کے ہو نظم نہیں
اور اگر نادانی سے سہواً نظم میں آ گیا ہو تو یہ عاجز معترف قصور ہے کیونکہ قصد و خطا میں معذور ہے مگر احباب کو وقت پڑھنے کے پھر بھی اسکی
اصلاح کر لینا ضرور ہے دوئم یہ کہ اس وقت میں بہت نظم کرنیوالے نعت و مناقب کی پرواہ نقل و صحت کی ساتھ اسانید صحیح
و معتمدہ کی نہیں کرتے ہیں ہر رطب و یابس کو جمع کر روایات شاذ و غیر مشہورہ کو گو خلاف روایات متواترہ بلکہ خلاف قرآن کے
ہوں واسطے تعجب دلانے ناظرین کے یا روکا سامعین کی تقلید [illegible] نظم کیا کرتے ہیں بلکہ اختراع و افترا کو بھی داخل شاعری
ٹھہراتے ہیں کہ انہیں خرافات کی ستاویز سے طائفہ اسماعیلیہ معجزات و کرامات مشہورہ میں بھی جو کتب معتبرہ میں مندرج ہوں میں
تشکیک نظر عوام میں ڈالتے ہیں بفضلہ تعالیٰ اس حقیر نے وہی فضائل و معجزات و مناقب و کرامات نظم کئے ہیں جو کتب مشہورہ میں مندرج ہیں
اور کسی طرح مخالف اصول اسلامی کے نہیں ہو سکتی ہیں جس صاحب کو شک ہو کتب میں دیکھ لیے سوئم یہ کہ بہ نسبت حکم فصاحت و بلاغت نظم شریف کے عرض
ہے جو اصل منشا اس فن کا تھا وہ خیال تھا اور فی الحال اہل ہند کا وہ خیال کیونکے جیسے قبل نزول قرآن شریف کے عرب کے محاورے میں وجوہ
اجناس قبائل و اصناف کے اختلاف اشتمال تذکیر و تانیث و انصراف و عدم انصراف کے ایک محاورہ والا دوسرے محاورہ والے کی محاورہ کو با عتبار عقل
و انصاف کے نہ ہنستا تھا نہ عیب لگاتا یا عدم فصاحت کا لگاتا تھا اسی طرح بعد نزول قرآن شریف کے بھی جو افصح الکلام ہے با وجود یکہ لغت و محاورہ قریش
پر وہ نازل ہوا اور اسی سے لغت قریش کو بڑا فضل حاصل ہو گیا دوسرے محاورات پر با عتبار انصاف شرع کے بھی ہنسنا یا خلاف فصاحت کہنا
یا اونکا ترک کر دینا لازم ہو اگر ہندوستان میں دیگر بلاد کا تو کیا ذکر ہے دہلی و لکھنؤ میں جو بالفعل پایہ تخت فصاحت و بلاغت شمار کئے
جاتے ہیں ان میں جس طرح با عتبار تانیث و تذکیر کے بیہودہ دیکار جھگڑے [illegible] ہو رہی ہیں نمونہ از خروارے پیش مطلع نظر اس اختلاف
کے خاص ہی کہ شاعروں میں مثلاً میر اور غالب و ذوق وغیرہم میں جو کچھ گزرا اور اب انکی شاگردوں میں کیا حال ہے

کرکے نکتہ اعتراض و تمسخر نہ اٹھائیں چنانچہ ہم سنا کرتے ہیں کہ بعض طالب علم جو اپنی تمیز میں فنون عربیت دانی میں ہر مجلس اور ہر صحبت میں
جاتے ہیں اور شاید کہ سوائے نحو میر اور منتخب اللغات کے سمجھنے کی استعداد و کچھ لیاقت نہیں رکھتے ہیں ہر ایک موقع پر باعتبار لغات
یا مصطلحات یا محاورات کی ادعا عدم جواز وصحت کا لازم گردانتے ہیں اور علما کے کلام پر اپنی کمال جہالت سے اعتراض کو
موجود ہو جاتے ہیں حالانکہ وہ اعتراضات بعد تفتیش و تحقیق کتب مبسوطہ لغت و نحو کے باطل محض ہوتے ہیں پس اولا تفتیش کر لینا
لغات و محاورات عرب کا کتب مبسوطہ سے ضروری کار ہے پھر ادعا کرنیکا اختیار ہے فقط

قطعہ تاریخ از مولف مدظلہ

فقیر قادری بردہ شاہنشاہ جیلان کا … شہنشاہ رسل کا امتی بندہ ہے رحمان کا
نہ عالم ہے نہ شاعر ہو نہ صوفی ہو نہ زاہد ہے … مگر خادم ہو دل سے اہل علم و اہل عرفان کا
لکھے اشعار کچھہ جب مدحت محبوب سبحان کے … ارادہ جب کیا احباب نے ترتیب دیوان کا
مرتب جب ہوا دیوان لکھی تاریخ ہاتف نے … گلستان کیا کھلا اب مدحت محبوب سبحان کا

۱۳۰۰ھ

قطعہ تاریخ از مولوی انوار الحق صاحب زید مجدہ

نوشتہ چون جناب عبد قادر … بمدح غوث اعظم تازہ دیوان
بجست انوار تاریخش ز ہاتف … بگفتہ فیض جود شاہ جیلان

۱۳۰۰ھ

کرد خوانش این دیوان را قطب زمانہ عبد القادر **ولہ** اگر با یمان داد رواں کرد بیاد گان عقیدت

فکر نمود انوار پریشان از پئے سال طبع دیوان … ہاتف غیبی سال طبعش گفت بہارستان عقیدت

تاریخ طبع مجموعہ چکیدہ کلک گوہر سلک جناب نواب سید محمد نور اللہ خان صاحب نادر حیدری

۱۳۰۰ھ

شد المحمد کہ مطبوع شد از فضل رسول … تحفہ مجموعہ نعت قطب دا فرا د

آن شہنشاہ کز فیض قدوم پاکش — رشک جنات عدن گشت زمین بغداد
آنکہ آمد لقبش حضرت غوث الثقلین — آنکہ بر نام او قربان دل و جانم باد
از تصانیف جناب شہ عبد القادر — ہادی و مرشد ما صاحب فیض و ارشاد
فکر تاریخ چو این بندہ انوار الدین کرد — گشت الہام بدل جلوہ نور بغداد

رشحۂ فکر عالی جناب نواب ضیاء الدین خان صاحب حیدر آبادی ملقب بشاہ عون قادری المتخلص بضیا ۱۳۱۱

گشت مطبوع چو از فضل رسول — مدحت حضرت غوث الاعظم
اے ضیا مادہ تاریخش — تحفہ گلشن وحدت گفتم

نتیجہ فکر سلیم جناب نواب خواجہ سید حفیظ اللہ خان صاحب قادری حیدر آبادی المتخلص بحکیم ۱۳۱۱

فضل مولا سے وہ مجموعہ مناقب کا چھپا — جسکے توصیف میں عاجز ہیں سبھی فہم و ذکا
فکر تاریخ کی تھی مجھکو مکرر بیحد — ہاتف غیب نے ذوق دل عشاق کہا

طبعزاد جناب خواجہ عبد اللہ صاحب المتخلص بخواجہ صاحبزادہ جناب ضیاء الدین قادری دہلوی ۱۳۱۱

مجموعہ مناقب کا چھپا لطف خدا سے — ہر شعر کا مضمون ہے جسکے در یکتا
تاریخ کی تفتیش میں تھا خواجہ کہ ہاتف — تسکین دل عاشق مہجور ہی بولا

از نتائج افکار گہر بار جناب مولوی محمد ستار بخش صاحب قادری بدایونی المتخلص بستار ۱۳۱۱

شدہ مطبوع چون مجموعہ پاک — مدح غوث اعظم قطب دوران
نوشتہ مصرعہ تاریخ ستار — ثنائے اشرف محبوب سبحان

از رشحات جناب مولوی قاضی محمد معین الدین صاحب قادری المتخلص بہ کیفی متوطن میرٹھ ۱۳۱۱

فضل باری سے بطرز نکو | شاہ بغداد کی چھپی مدحت
فکر تاریخ کی تھی لکھنے کو | بولا ہاتف حسنہ انہ رحمت
۱۳۱۱ھ

تصنیف لطیف جناب مولوی الطاف حسین صاحب المتخلص بہ لطافت خلف الرشید جناب شیخ سجاد حسین صاحب

اہل عرفاں کو مبارک وہ چھپا مجموعہ | کیف ہر شعر میں جسکے مے بغداد کا ہو
فکر تاریخ میں تھی طبع لطافت حیراں | ناگہاں ہاتف غیبی نے کہا ساغر مے

۱۳۱۱ھ
از خاکسار محمد حافظ عزیز اللہ خاں قادری بدایونی المتخلص بہ عاجز غفر اللہ ذنوبہ

چھپ گیا مطبوع از فضل الٰہی | کلام واقف اسرار عرفاں | جناب پیر و مرشد عبد قادر | شاہ عاشق محبوب سبحاں
بمدح قبلہ اہل طریقت | بمدح حضرت محبوب یزداں | بمدح سرور اقطاب افراد | حضور غوث اعظم شاہ جیلاں

نوشتہ مصرع تاریخ عاجز
شراب مدح شاہنشاہ جیلاں
سنہ ۱۳۱۱ھ

ایضاً

بحمد اللہ کہ مطبوع ہوئی ہے | بمدحت حضرت شاہ بغداد | حبذا منقبت غوث ورا | قادری جن میں سب ہیں دلشاد

فکر عاجز نے یہ تاریخ لکھی
جرعہ بادۂ حب بغداد
۱۳۱۱ھ

ایضاً

شکر صد شکر کہ این مجموعہ | گشت مانند قمر نور فشاں | عاجز آمادہ تاریخ بخش | قدرت صاحب ارشاد سبحاں
۱۳۱۱

تمت